مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 5 | جون 2014ء | شمارہ 6

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عورت کی خوبی

بے رنگ پھول

ڈیڈی پلیز

ماسی

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 5 | جون 2014ء | شمارہ 6

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ

نگران شعبہ رسائل و جرائد

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر.....سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر.....سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر.....سالانہ

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

سرکولیشن منیجر
0332-6311808

Contact Us

www.ahnafmedia.com
zarbekaleem313@gmail.com

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

www.ahnafmedia.com

فہرست

عورت کی خوبی 5

اداریہ

بیٹی ... جہنم کیلئے رکاوٹ! 8

مفتی محمد معاویہ اسماعیل

گھریلو لڑائی جھگڑے 14

محمد صدیق

بے رنگ پھول 21

بنت مولانا عبدالمجید

حجاب! خواتین کا محافظ 23

مولانا محمد مبشر بدر

"جیو" 28

شیخ ولی خان المظفر

شکایت لگاؤں گا !!! 31

حافظ سمیع اللہ طاہر

بنی اسرائیل کے تین شخص 38

مفتی نجیب احمد قاسمی

"ماسی" 41

احمد داؤد

ڈیڈی پلیز 44

زاہد خان

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ (58) يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ۔ (النحل:58،59)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی (پیدائش) کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔ اس خوش خبری کو بُرا سمجھ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ) ذلت برداشت کر کے اس اپنے پاس رہنے دے یا اس زمیں میں گاڑ دے۔ دیکھو! انہوں نے کتنی بڑی باتیں طے کر رکھی ہیں۔

تفسیر: ان آیتوں میں واضح اشارہ پایا گیا ہے کہ گھر میں لڑکی پیدا ہونے کو مصیبت وذلت سمجھنا جائز نہیں، یہ کفار کا فعل ہے،۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ عورت مبارک ہوتی ہے جس کے پہلے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوا، قرآن کریم کی آیت "لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثاً وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ " میں بھی اناث کو مقدم کرنے سے اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ پہلے پیٹ سے لڑکی پیدا ہونا افضل ہے۔

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس کو ان لڑکیوں میں سے کسی کے ساتھ سابقہ پڑے اور پھر وہ ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو جائیں گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیدا ہونے کو بُرا سمجھنا جاہلیت کی بُری رسم ہے۔ مسلمانوں کو اس اجتناب کرنا چاہیے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجھہ النار یوم القیامۃ۔

جامع الترمذی

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے دوزخ کی آگ کو ہٹادیں گے۔

تشریح: یعنی کسی جگہ کسی مسلمان بھائی کی برائی کی جارہی تھی، ایک مسلمان نے اس کی جانب سے دفاع کیا اور اس کی جواب دہی کی تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوزخ کی آگ اس سے ہٹادیں گے اور دوزخ کی آگ سے اس کا دفاع کریں گے۔

کتنا آسان ہے جنت کا حصول۔ کاش کوئی ہو جو اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر کے اس کو حاصل کر سکے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے عذاب سے خود کو بچالے۔ ہمارے معاشرے میں تو معاملہ الٹ ہو چکا ہے۔ اگر کہیں کسی کی آبرو ریزی ہو رہی ہو تو ہم بھی اس ظلم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اگر کہیں کسی کے بارے میں منفی پروپیگنڈا چل رہا ہو تو ہم اس میں اپنا حصہ ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کسی کی غیبت ہو رہی ہو تو ہمیں اس وقت تک مزا نہیں آتا جب تک اپنی زبان کو غیبت سے آلودہ نہ کرلیں۔

جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جیسی باتوں سے صرف روکا ہی نہیں بلکہ رکنے کی سخت وعید ذکر کی ہے اور بچنے کے بعد جنت کی بشارت بھی دی ہے۔

www.ahnafmedia.com

عورت کی خوبی

اداریہ

ایک جگہ یہ بات لکھی ہوئی دیکھی: "عورت کی سب سے بڑی خوبی اور خامی یہی ہوتی ہے کہ وہ "مان" جاتی ہے۔"

دیکھنے میں یہ بات بہت مختصر سی نظر آتی ہے لیکن اگر اس کی تفصیل لکھی جائے تو بہت طویل ہے۔ اس کے شعبہ زندگی کے ہر گوشہ میں یہ خوبی یا خامی کار فرما ہوتی ہے۔ اگر نیک باتیں "مان" لے تو تحت الثریٰ سے پرواز کرتی کرتی اوج ثریا کو جا چھوتی ہے۔ اپنی نیک اداؤں، نیک باتوں اور کاموں کی بدولت دنیاوی زندگی کے خاکے میں جنت کے رنگ بھر دیتی ہے۔ سکون، عزت، آبرو، حیا، پاکدامنی، وقار، شائستگی، شوہر کی اطاعت، والدین کا ادب، بہن بھائیوں سے پیار اور شفقت، اولاد کی تربیت سے صالح معاشرے کی تشکیل میں بنیادی اور مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔

اس کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ وہ قرآنی احکام، سنت نبویہ کو دل و جان سے سیکھنے کی کوشش کرتی ہے، اس کے بعد مسلسل عمل کی استقامت آمیز مشق سے اخلاص کو جنم ملتا ہے۔ پھر اسی اخلاص کا ثمرہ اور نتیجہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے وجود کی بدولت معاشرے کی برائیاں کم ہو جاتی ہیں۔

اور اگر اس کی سب سے بڑی خامی پر نگاہ دوڑائی جائے تو۔۔۔ صنفِ نازک وہ کام بھی کر گزرتی ہے جس سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ غلط بات مان کر سب سے پہلے تو اپنے عقیدے پر رندا چلاتی ہے، پھر اعمال پر تیشہ زنی کرتی ہے، اس کے بعد پستی اخلاق کی ایسے دلدل میں اترتی ہے کہ جس کا آخر "جہنم کے ایندھن" کے سوا کچھ بھی نہیں۔

www.ahnafmedia.com

اس لیے اس کے عقائد پر محنت بھی زیادہ کرنا پڑتی ہے، ورنہ یہ اپنی جبین نیاز مزارات پر جھکائے دیتی ہے، جعلی عاملوں سے اپنے ایمان کے ساتھ ساتھ اپنی عزت بھی لٹواتی رہتی ہے، حرص و ہوس کے شکاریوں کا تر نوالہ بن جاتی ہے۔ پھر اس کے وجود سے ایسی اولاد جنم لیتی ہے جو دکھنے میں انسان حقیقت میں درندے ہوتے ہیں۔ بلکہ الفاظ قرآنی میں اولئك كالانعام بل هم اضل کا مصداق ہوتے ہیں۔

مسلم معاشرے کے احیاء اور تجدید کے لیے عورت کی علمی، عملی اور اخلاقی تربیت کو نظر انداز کر کے کامیابی کا حصول صحرا کے سراب کی مانند ہے۔ ہماری کوشش شروع سے یہ چلی آرہی ہے کہ عورت کے ہر اس پہلو کو اصلاح کے قالب میں ڈھالا جائے جو ایک گھر، خاندان، قوم، قبیلہ اور معاشرے بلکہ خود اس کی ذات کے لیے نقصان کا پیش خیمہ بن سکتا ہو۔

دیگر اداروں کی طرح ہم نے مرکز اصلاح النساء کی چار دیواری میں اس تعلیم و تربیت کی بنیادیں کھڑی کی ہیں۔ جس کے سبب عورت اپنی حقیقت کو جان سکے۔ بعض لادین عصری اداروں کی سنگلاخ زمین کا سینہ چیرتی شگفتہ کونپلوں کے لیے اندرون و بیرون ممالک میں صراط مستقیم کورس برائے خواتین کا اجراء کیا۔

ابھی 31 مئی تا 12 جون 2014 تک مرکز اصلاح النساء میں دورہ تحقیق المسائل کے اسباق سے بھی ان کے علمی، عملی اور اخلاقی پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ دعا ہے کہ میری بہنیں اپنی سب سے بڑی خوبی کو بروئے کار لاتے ہوئے ہماری اس مصلحانہ کوشش کو "مان" لیں۔

محتاجِ دعا

www.ahnafmedia.com

ماں

جاوید اسلام، سرگودھا

میرے ہر غم کو سہتی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے
بلند وبالا وہ ہستی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

مجھے بھوکا نہیں رکھتی مجھے پیاسا نہیں رکھتی
خود بھوکی پیاسی رہتی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

میری آنکھوں میں آنسو کا وہ اک قطرہ بھی دیکھے جو
وہ روتی ہے تڑپتی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

میری ماں کا جگر زخمی ہے پھر بھی نہیں کرتی
میری خاطر وہ ہنستی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

وہ آنکھوں آنکھوں میں مجھ کو بتا دیتی ہے حال دِل
زبان سے کچھ نا کہتی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

میرے حق میں وہ اللہ سے صدا غالب دعا غالب
وہ صبح وشام کرتی ہے میری ماں کتنی پیاری ہے

www.ahnafmedia.com

بیٹی... جہنم کیلئے رکاوٹ!

مفتی محمد معاویہ اسماعیل

جامعہ اشرفیہ مان کوٹ

ابھی تین ماہ پہلے ہی راحیل کی شادی ہوئی تھی،وہ ابھی اس کی خوشی میں سرشار تھا، کہ اللہ تعالی نے اس کو حمنہ کی شکل میں نیک صورت ونیک سیرت بیوی عطا فرمائی ہے،وہ اس خوشی سے ابھی باہر نکلا ہی نہیں تھا کہ حمنہ امید سے ہوگئی،راحیل اوراس کے والدین کی خوشی اس خبر سے دوبالا ہوگئی۔

وہ اس بات سے بے پناہ خوش ہوئے،اوررا حیل کے والدین تو ابھی سے دبی دبی آواز میں وقتاوفوقتا آپس میں اس بات کا تذکرہ بھی کرنے لگے کہ اللہ ہمارے بیٹے کو بیٹاعطا کریں،اللہ تعالی ہمارے بیٹے کو پہلی اولاد میں تو بس وارث عطا کردے،اس کے بعد اگر بیٹی بھی پیدا ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔

خوش تو حمنہ بھی تھی، مگر جب بھی وہ راحیل کے والدین کی ایسی باتیں سنتی تو سوچ میں پڑ جاتی،اس کو ایک قسم کا خوف سا محسوس ہونے لگتا،وہ سوچتی بھلا بیٹی یا بیٹا کسی انسان کے بس میں ہے کیا؟ یہ تو اللہ کی مرضی ہوتی ہے جسے چاہے بیٹے دے جسے چاہے بیٹی دے،وہ کبھی یہ بھی سوچتی کہ اس کی ساس جو بیٹے بیٹے کی رٹ لگاتی رہتی ہیں، خود بھی تو یہ سوچیں کہ وہ بھی تو ایک عورت ہیں، مگر وہ یہ سوچ کر رہ جاتی کہ آج کون یہ چیزیں سوچتا ہے، کسی کی دل آزاری کی کون پروا کرتا ہے؟

ہر ایک اپنا الو سیدھا کرنے کے چکر میں رہتا ہے،حمنہ کو یہ سمجھنے میں بھی دیر نہ لگی کہ اس کے شوہر کی بھی یہی خواہش ہے کہ ان کا بیٹا پیدا ہو، جس کا اظہار وہ وقتا فوقتا اس سے کرتا رہتا تھا، لیکن ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، شادی کے ایک

www.ahnafmedia.com

سال کے بعد اللہ تعالی نے ان کو ایک چاند سی بیٹی عطا کی، راحیل کو بیٹا نہ ہونے کا دکھ تو ہوا لیکن چونکہ پہلی اولاد تھی، اس لئے تھوڑے ہی دنوں میں اس کا موڈ تو ٹھیک ہو گیا، لیکن راحیل کے ماں باپ کا موڑ اس وقت جا کر تھوڑا سا ٹھیک ہوا جب وہ دوبارہ امید سے ہو گئی، اب اس کے والدین نے پکی امید باندھ لی تھی کہ اب تو بیٹا ہی ہو گا، لیکن اس بار بھی بیٹی ہی پیدا ہوئی، دو سال میں دو بیٹیاں۔

ایک دن تو راحیل نے بھی کہ دیا کہ حمنہ اب تو میرا دل کرتا ہے کہ ہمارا ایک بیٹا بھی ہونا چاہیے، جو ہمارا وارث بنے، لیکن اس میں میں کیا کر سکتی ہوں؟ چاہتی تو میں بھی ہوں کہ اللہ تعالی ہمیں بیٹا عطا کریں، دعا بھی کرتی ہوں لیکن اولاد تو وہی ہوتی جو اللہ چاہتے ہیں، کسی کا زور تو اس میں نہیں ہے، حمنہ نے دھیمے سے انداز میں راحیل کو سمجھانے کی کوشش کی، راحیل اس کی بات سن کر چپ ہو گیا، کیونکہ وہ خود بھی اس بات کو سمجھتا تھا کہ ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ تیسرے سال ان کے ہاں تیسری بیٹی کی ولادت ہو گئی، اب تو راحیل کو بالکل چپ ہی لگ گئی، وہ رات گئے دیر سے گھر آنے لگا، نہ تو اب وہ اپنی بیوی کا خیال کرتا تھا نہ ہی اپنی بیٹیوں کا، اب تو اس کی بڑی بیٹی توتلی زبان میں بولنے بھی لگی تھی، اگر کبھی راحیل اس کے جاگتے میں آجاتا اور وہ اس کے پاس جانے کی ضد کرتی تو راحیل ہمیشہ طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر لیٹ جاتا۔

حمنہ بھی سمجھ جاتی کہ راحیل اس کو نہیں اٹھانا چاہتا، اس کا دل کٹ کر رہ جاتا مگر وہ بیچاری کر ہی کیا سکتی تھی، وہ بھی رافعہ کو کہتی بیٹی آپ کے ابو تھکے ہوئے ہیں، سارا دن کام کرتے ہیں نا، آج تم سو جاؤ کل وہ آپ کو ضرور اٹھائیں گے بھی سہی اور چیز بھی لا کر دیں گے۔

امی آپ روزانہ ایسا ہی کہتے ہیں، حالانکہ ابو نہ تو میرے کوئی چیز لاتے ہیں

www.ahnafmedia.com

اور نہ ہی مجھے اٹھاتے ہیں، رافعہ جب ایسی باتیں کرتی تو حمنہ کیلئے اس کو سنبھالنا نہایت مشکل ہو جاتا، آخر کار وہ اس کو یہ کہہ کر بہلاتی آپ کے ابو آج تھکاوٹ کی وجہ سے چیزیں لانا بھول گئے ہیں، کل ضرور آپ کو چیز بھی لا کر دیں گے، اٹھائیں گے بھی سہی، اب چپ کر کے سو جاؤ اور وہ بیچاری چپکے سے سو جاتی، پھر یکے بعد دیگرے ان کے ہاں چھ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ہر بار راحیل اس امید سے ہوتا کہ اب تو بیٹا ہی پیدا ہو گا۔

جب ساتویں بار اس کی بیوی امید سے ہوئی تو اس نے ایک فیصلہ کیا، ایک پختہ فیصلہ! "طلاق کا فیصلہ" اس نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ اگر اب کی بار بھی بیٹی پیدا ہوئی تو وہ حمنہ کو طلاق دے دے گا، اس طرح ماں باپ بھی راضی ہو جائیں گے، کیونکہ اس کے ماں باپ بھی اس کو کب کا کہہ رہے تھے کہ بیٹا تم دوسری شادی کر لو، اس کو چھوڑ دو، انہوں نے کبھی یہ بھی نہ سوچا تھا کہ ان چھ بچیوں کا کیا بنے گا؟

شام کے وقت سوتے ہوئے وہ اس فیصلے پر عمل کرنے کی صورت میں پیش آنے والے مسائل پر غور کرتا ہوا جانے کب سو گیا، تھکاوٹ ہی اتنی تھی کہ وہ ابھی تک اس فیصلے پر عمل کرنے کی صورت میں پیش آنے والے تحفظات پر اچھی طرح غور ہی نہ کر سکا تھا۔

اس نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے، ہر طرف افراتفری کا عالم ہے، ہر بندے کو اپنی فکر ہے، کسی کو کسی کوئی پروا نہیں، اس کے ماں باپ جن سے وہ بہت زیادہ محبت کرتا تھا، جن کے حکم پر وہ حمنہ جیسی فرمانبردار خدمت گزار اور کفایت شعار بیوی کو بھی طلاق دینے پر تیار ہو گیا، پر جب اس کی نظر پڑی تو وہ اماں ابا کہتا ہوا ان کی طرف دوڑا لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ماں باپ نے اس کو اپنے ساتھ چمٹانا تو دور کی بات اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

اسی شش و پنج میں وہ ابھی مبتلا تھا کہ اس کا نام پکارا گیا اس کا حساب کتاب

www.ahnafmedia.com

ہوا اس نے دیکھا کہ اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں، جن کے سبب اس پر جہنم واجب کر دی گئی، لہذا فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو جہنم میں ڈال دو، انہوں نے اس کو پکڑا اور جہنم کی طرف لے جانے لگے۔

جب وہ اس کو لے کر جہنم کے پہلے دروازے پر پہنچے تو اس نے دیکھا کہ وہاں پر اس کی بڑی بیٹی رافعہ اس دروازے پر کھڑی ہے، اور وہ یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا کہ اس کی وہ بیٹی جس کو کبھی اس نے بلایا تک نہ تھا، وہ فرشتوں کو اس دروازے سے اس کو جہنم میں ڈالنے سے روک رہی تھی، اور کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں اپنے ابو کو اس دروازے سے جہنم میں نہیں ڈالنے دوں گی، فرشتے اسے لے کر دوسرے دروازے پر آئے تو وہاں اس کی دوسری بیٹی کھڑی تھی جو اس کیلئے جہنم میں جانے سے آڑ بنی اور اس کو اس دروازے سے جہنم میں جانے سے روک دیا۔

اب وہ فرشتے اس کو لے کر جہنم کے تیسرے دروازے پر گئے، تو وہاں اس کی تیسری بیٹی کھڑی تھی جو وہاں پر آڑ بن گئی، اس طرح فرشتے اس کو جس دروازے پر بھی لیکر جاتے وہاں اس کی کوئی نہ کوئی بیٹی کھڑی ہوتی، جو اس کا دفاع کرتی اور اس کیلئے جہنم میں جانے سے آڑ بنتی۔

غرض یہ کہ فرشتے اس کو جہنم کے چھ دروازوں پر لے گئے، مگر ہر دروازے پر اس کی کوئی نہ کوئی بیٹی رکاوٹ بنتی چلی گئی، اب ساتواں دروازہ باقی تھا، فرشتے اس کو لے کر جب اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے، تو اس پر گھبراہٹ طاری ہو گئی، اور وہ یہ سوچ کر ہی ہلکان ہونے لگا کہ اس ساتویں دروازے پر میرے لئے کون آڑ بنے گا؟ اس کی تو کل چھ بیٹیاں تھیں۔

اسے معلوم ہو گیا کہ جو نیت اس نے کی تھی وہ غلط تھی، وہ شیطان کے بہکاوے میں آ گیا تھا، انتہائی پریشانی اور خوف کے عالم میں اچانک اس کی آنکھ کھل گئی،

www.ahnafmedia.com

اوروہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا، صبح کی اذانیں ہو رہی تھیں، اف خدایا یہ کیا ہوا؟ اگر واقعتا میں مر گیا ہوتا تو میں تو اب تک جہنم کی آگ میں جل رہا ہوتا یہ سوچ کر ہی اس کو پسینہ چھوٹ گیا، وہ جلدی سے اٹھا جا کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کی نیت سے گھر سے نکلنے لگا تو اس کو اچانک خیال آیا، اور وہ واپس مڑ گیا، اپنی بیوی کے کمرے گیا جہاں وہ اس کی چھ معصوم بچیوں کو اپنے سینے سے لگائے سو رہی تھی، اس نے جا کر ہلکے سے انداز میں اس کے پاؤں کو ہلایا، اور آواز دی حمنہ! حمنہ اچانک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور پھر راحیل کو دیکھ کو وہ حیران رہ گئی، آآآپ...؟؟؟ وہ سمجھی کہ وہ خواب دیکھ رہی کہ جس راحیل نے مسلسل بیٹیوں کی پیدائش کی وجہ سے کئی دنوں سے اس سے بات کرنا چھوڑی دی تھی اب وہ اس کا جگانے کیلئے آیا تھا۔

یہ صورت حال دیکھ کر راحیل مسکرا دیا، حمنہ اٹھو وضو کرو اور نماز پڑھو میں بھی نماز کیلئے جا رہا ہوں، تم گھر بیٹھ کر نماز کے بعد یہ دعا کرنا اور میں مسجد میں نماز کے بعد یہ دعا کروں گا کہ اللھم ارزقنا السابعة اے اللہ ہمیں ساتویں بیٹی بھی عطا فرما، یہ کہہ کر وہ حمنہ کو حیرت زدہ چھوڑ کر مسجد کی طرف چلا گیا، اور حمنہ نے معصوم شکلوں کو نہایت ہی محبت سے دیکھا اور نماز کی تیاری کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ابھی اس کو نماز بھی پڑھنی تھی اور خدا کا شکر بھی کرنا تھا کیونکہ اس کی دعائیں رنگ لے آئیں تھیں، حمنہ کیلئے لمحے بھر میں ہر چیز خوشگوار بن چکی تھی، چند ہی دنوں میں اس کی مسلسل گرتی صحت بھی بہتر ہونے لگی، دن جو پہلے کاٹے نہیں کٹتے تھے اب وہ پر لگا کر اڑنے لگے، بچیاں بھی گھر بھر میں خوش خوش گھومتی نظر آتیں، جیسے موسم بہار میں پھولوں کے ارد گرد تتلیاں اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

راحیل بھی دفتر سے واپسی پر ہر بچی کیلئے اس کی من پسند چیزیں لانے لگا، ایک دن اچانک رات کے وقت حمنہ کو تکلیف شروع ہو گئی، راحیل جلدی سے گاڑی

www.ahnafmedia.com

لے کر آیا اور فوار ہی ہسپتال لے گیا، ابھی اسی وقت آپریشن کرنا پڑے گا، ڈاکٹر نے کہا تو راحیل نے ہاں کر دی۔

اب وہ راہداری میں ادھر ادھر چکر لگانے لگا، اور دعا میں مصروف ہو گیا کہ یا اللہ مجھے ایک اور بیٹی عطا کر دے تا کہ وہ میرے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ بن جائے، تھوڑی دیر کے بعد اس کو آپریشن تھیٹر کی طرف سے آتے قدموں کی چاپ سنا دی تو اس نے اپنی طرف ایک نرس کو آتے دیکھا اس کے ہاتھوں پر پسینہ آ گیا، مبارک ہو راحیل صاحب اللہ تعالی نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے، یہ سنتے ہیں راحیل سجدے میں گر پڑا کہ یا اللہ اب اگر مجھے آپ ساتویں بیٹی دے دیتے تو بھی مجھے اس کی بیٹے سے بڑھ کر خوشی ہوتی۔

سجدے سے سر اٹھایا تو اس نے نرس کو کہتے ہوئے سنا کہ اب آپ اپنی بیوی کو مل سکتے ہیں، راحیل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا جہاں اس کی بیوی اس کے وارث کو اپنے پہلو میں سلائے اس کا انتظار کر رہی تھی، وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا، اور آکر حمنہ کے قریب بیٹھ گیا، حمنہ نے دھیمی سی آواز میں کہا کہ آپ کو وارث مبارک ہو!

یہ سن کر راحیل کا سر شرم سے جھک گیا، حمنہ اب مجھے مزید شرمندہ نہ کرو، یہ صورت حال دیکھ کر حمنہ کے دل میں خوشی کے لڈو پھوٹنے لگے، اور مطمئن ہو کر اس نے آنکھیں بند کر لیں، ادھر راحیل بھی اپنا فیصلہ بدل چکا تھا، اب اس کو اس گھر میں مزید خوشیاں لانی تھیں، ہر ایک کے ساتھ کی گئی زیادتی کا حساب چکانا تھا، اس طرح ایک گھر کے آنگن میں دوبارہ خوشیاں بھر گئی تھیں۔

www.ahnafmedia.com

گھریلو لڑائی جھگڑے

محمد صدیق، لیہ

تھانہ ڈیرہ نواب صاحب کے علاقہ محلہ سادات کے رہائشی محمد ناصر کی بیٹی شوہر سے ناچاکی کے بعد اپنے والد کے گھر آئی، اور ان کے ساتھ رہنے لگی دونوں خاندانوں کے درمیان عدالت میں بھی کیس چل رہے تھے۔ وقوعہ کے وقت عالم بی بی نے کمرے میں بند ہو کر گلے میں دوپٹہ ڈال کر پنکھے سے جھول کر خودکشی کر لی دھوری اڈہ چک نمبر 430 ٹی ڈی اے کی بستی گلزار مدینہ کے 16 سالہ محمد افضل نے گھریلو ناچاقی کی وجہ سے گندم میں رکھنے والی زہریلی گولیاں کھا کر خودکشی کر لی اسے ہسپتال لایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکا۔ رحیم یار خان چک نمبر 92 ون ایل کی رہائشی 17 سالہ ریحانہ اور چک شہباز پور روڈ کی رہائشی 26 سالہ شبانہ کو اقدام خودکشی کرنے پر ورثاء نے طبی امداد کیلئے ہسپتال منتقل کیا جہاں پر موجود ذرائع نے بتایا کہ دونوں خواتین نے معاشی بدحالی کے باعث آئے روز کے گھریلو جھگڑوں سے دلبرداشتہ ہو کر اقدام خودکشی کیا ہے م 17 سالہ ریحانہ طبی امداد کے باوجود جانبر نہ ہو پائی، اور جسم میں زہر پھیل جانے کے باعث دم توڑ گئی 26 سالہ شبانہ کی حالت بھی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ حیدر آباد تھل کے نزدیکی گاؤں ماہی والا کے رہائشی محمد رمضان کارلو کی بیوی رخسانہ بی بی اپنے شوہر سے طلاق لے کر امان اللہ بھڈوال سے شادی کرنا چاہتی تھی شوہر محمد رمضان نے طلاق دینے سے انکار کر دیا جس پر اس کی بیوی نے اپنے والد سردار بخش اور امان اللہ کے مشورہ سے اپنے خاوند کو زہر دے کر مار ڈالا، یہ صرف دو دن کے اخبارات کی خبریں ہیں، روزانہ کے اخبارات میں گھریلو جھگڑوں کی خبریں ضرور ہوتی ہیں ملک بھر میں یہ جھگڑے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ میں روزانہ اس طرح کی خبریں اخبارات میں

www.ahnafmedia.com

پڑھتا ہوں تو دل ہی دل میں یہ سوچتا ہوں کہ ہم کس جانب جارہے ہیں، گھر گھر میں فسا دکیوں برپا ہے۔ان جھگڑوں سے سچ پوچھیئے تو کوئی مگر محفوظ نہیں ہے۔کسی گھر میں میاں بیوی میں ناچاکی ہے کسی گھر میں باپ بیٹوں میں تنازعہ ہے کہیں ماں بیٹی میں تعلقات کشیدہ ہیں،اور بہت سے گھرانے ایسے بھی ہیں جن میں سگے بھائیوں میں بول چال بند ہے ہم نے سگے بھائیوں کو بھائی کے دکھائی دینے پر راستہ تبدیل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔گھریلو جھگڑوں کی تاریخ تاریخ انسانیت کی ہم عمر ہے۔حضرت آدم علیہ اسلام کے ایک بیٹے نے جب شادی کے معاملہ میں رنجش پر اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا اس کے بعد یہ جھگڑے مختلف اوقات میں مختلف شکلوں میں جاری ہیں گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے بچوں کی زندگی پر بھی منفی اثرات پڑتے ہیں،خاوند اور بیوی میں اولاد ،والدین میں،بھائیوں میں تعلقات اچھے ہوں تو گھر ہی کیا پورا محلہ یا بستی جنت بن جایا کرتی ہے۔اس کے برعکس اگر ان میں تعلقات کشیدہ ہو جائیں تو گھر ہی کیا پورا محلہ اور بستی دوزخ کا منظر پیش کرنے لگتی ہے ان گھریلو جھگڑوں میں سسرال کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہا جاتا ہے کہ گھر کو آباد کرانے یا برباد کرانے میں ساس اہم کردار ادا کرتی ہے اس سلسلہ میں ایک حکایت پڑھیے جو ہم نے بچپن میں اپنے والدین سے بار بار سنی ہے وہ یہ کہ دو بھائیوں کے ایک بہن تھی ایک بھائی کی چار بیٹیاں اور چھ بیٹے تھے جب کہ دوسرے بھائی کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے تھے ان کی اکلوتی ہمشیرہ کا بیٹا جوان تھا وہ اس کے لئے مناسب رشتہ کی تلاش میں تھی،اس سلسلہ میں وہ اس بھائی کے پاس گئی جس کی چار بیٹیاں تھیں اسے اپنے آنے کا مقصد بتایا تو بھائی کو اس بات پر آمادہ کرنے کی بہت کوشش کی کہ میں بھی ایک بیٹے کی شادی کرتی ہوں تو بھی ایک بیٹے کی شادی کرلے مگر وہ نہ مانا اس بھائی سے مایوس ہو کر وہ بہن دوسرے بھائی کے پاس گئی اس کو اپنے آنے کا مقصد بتایا تو اس نے بغیر کسی مطالبہ اور شرط کے بہن کو اکلوتی بیٹی کا

www.ahnafmedia.com

رشتہ دینے پر آمادگی ظاہر کر دی، رشتہ طے ہو گیا شادی کا دن مقرر ہوا بہن بھائی کے گھر سے اپنا بیٹا بیاہ کر بیٹے اور بہو کے ساتھ خوش و خرم رہنے لگی، جس بھائی نے بہن کو رشتہ دیا اس نے سوچا کہ میری ایک ہی بیٹی ہے اور پانچ بیٹے ہیں ایک بیٹی کے بدلے میں ایک بیٹا بیاہ سکتا ہوں اس کے علاوہ چار بیٹوں کی بھی تو شادی کرنی ہے اگر اللہ تعالی ان چاروں کی شادی کا سبب بنادے گا تو پانچویں بیٹے کی شادی کا سبب بھی اللہ پاک بنادے گا، اگر یہ بیٹی ہی نہ ہوتی تو تب بھی تو میں نے بیٹوں کی شادیاں کرنا تھیں جس بھائی نے بہن کو رشتہ دینے سے انکار کر دیا تھا اس کے لئے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں کرنا مسئلہ بن گیا، اس کی عادتوں اور شرائط کی وجہ سے کوئی بھی رشتہ طے کرنے پر تیار نہ تھا، جب کہ جس بھائی نے کسی شرط کے بغیر بہن کو خوش کر دیا تھا۔

اس کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میری پانچ بیٹیاں ہیں میں ان کی شادیاں کرنا چاہتا ہوں ان کی شادیاں تو ہو جائیں گی مگر ایک بستی میں ہو گی تو دوسری کسی اور بستی میں ایک ایک شہر میں رہ رہی ہو گی تو دوسری کسی اور شہر میں ،ایک دوسرے سے فاصلے پر ہونے کی وجہ سے ان کا آپس میں رابطہ بھی کم ہو جائے گا میں اس لیے ایسے گھرانے کی تلاش میں تھا کہ جس میں میں اپنی پانچوں بیٹیوں کی شادیاں ایک ہی جگہ اور ایک ہی گھرانے میں کر سکوں اس سے پانچوں بہنیں ایک دوسری کی سامنے بھی رہیں گی اور ان کو ایک دوسری سے ملنے کہیں جانا بھی نہ پڑے گا اور ہمیں بھی ان سے ملنے کے لئے دور نہیں جانا پڑے گا، جب بھی آئیں گے ایک جگہ سب سے ملاقات ہو جائے گی، اگر ان میں سے کوئی ایک والدین کو ملنے آئے گی تو اس سے اور بہنوں کے حالات سے بھی آگاہی ہو جائے گی، مجھے آپ کا گھر بتایا گیا ہے اور آپ کے بیٹے بھی پانچ ہیں میری خواہش ہے کہ آپ اپنے پانچوں بیٹوں کی شادیاں میری بیٹیوں سے کر دیں، اس نے بھی سوچا کہ اگر پانچوں بیٹوں کی شادیاں الگ الگ گھرانوں میں کر

www.ahnafmedia.com

تا ہوں تو ہر ایک کیلئے الگ لگ تگ و دو کرنا پڑے گی ،اخراجات میں بھی اضافہ ہو گا ،اللہ پاک نے کیا ہی اچھا سبب بنا دیا ہے ،مجھے بھی در بدر کی ٹھوکریں نہیں کھانا پڑیں گی،اس نے آمادگی ظاہر کر دی اس نے پانچوں بیٹوں کی شادیاں ایک ہی گھر میں اور ایک ہی دن میں کر دیں ،اس کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے ان کی شادیاں کر دی ہیں ،اب ان کے گھر بسانا تیرا کام ہے ،ان خواتین سے اگر کبھی کوئی نقصان ہو جاتا یا ان سے غلط کام سرزد ہو جاتا جس سے وہ خوف زدہ ہو جاتیں کہ اس کا شوہر نہ جانے اسے اس غلطی یا نقصان کی کیا سزا دے گا،تو ان کی ساس کہتی کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ،مجھ سے بھی ایسے نقصان ہو جایا کرتا تھا ،تمہارا سسر مجھے معاف کر دیا کرتا تھا،اس نے کبھی مجھے سزا نہیں دی میں بیٹوں کو سمجھا دوں گی پھر بیٹوں سے کہتی کہ نقصان انسان سے ہو جایا کرتے ہیں ،اگر یہی نقصان تم سے ہو جاتا تو تم اس کی سزا کس کو دیتے ،یوں اس نے گھر میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آنے دی۔

جس بہو سے کوئی نقصان ہو جاتا یا کوئی غلط کام ہو جاتا تو وہ اسے بھی سمجھا دیتی کہ اس کام کو ایسے نہیں ایسے کیا جاتا ہے ،وہ ان کو یہ بھی سمجھاتی رہتی کہ ایسا کام نہ کر جس سے تمہارے خاوندوں کو غصہ آجائے ،ان سے کہتی کہ اپنے خاوندوں سے گھریلو اور دیگر اخراجات کم سے کم کراؤ کیونکہ زیادہ اخراجات سے ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے ،جس سے گھر میں لڑائی جھگڑا جاری رہتا ہے ادھر بیٹوں سے کہتی کہ تم از خود اپنی بیگمات کی ضرورتوں کا خیال رکھو،یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ،ان خواتین کے والدین نے بھی ان کے گھر کو جنت بنانے میں اپنا کردار ادا کیا جب بھی ان سے ان کی کوئی بیٹی ملنے جاتی تو وہ اس سے کہتے کہ اب تمہارا گھر وہی ہے آج کے والدین کی طرح بیٹیوں سے نہیں کہتے تھے کہ فلاں مطالبہ کرو،خاوند سے فلاں مطالبہ کرو،اس سے کہو تمہیں مہنگے مہنگے کپڑے خرید کر دے ،گھر میں ایک استری ہے تو دوسری لے آئے ،

www.ahnafmedia.com

واشنگ مشین اس سے اچھی لے آئے، اس سے یہ خرید کراؤ وہ خرید کراؤ، بلکہ وہ اپنی بیٹیوں سے کہتے کہ جتنا ہوسکے اپنے شوہروں کو خوش رکھو ان سے غیر ضروری اخراجات نہ کراؤ، ان سے اخراجات جتنے کم کراؤ گی وہ اتنے ہی تم سے خوش ہونگے، اگر کبھی نقصان ہو جائے یا غلطی ہو جائے تو اس سے پہلے تمہارے خاوند کو غصہ آجائے معافی مانگ لو، اس گھرانے میں کبھی لڑائی نہیں ہوئی، ہمارا ایک دوست بتا رہا تھا کہ اس کے ہمسایہ میں ایک شخص کی بیٹی خاوند سے ناراض ہر کر میکے آئی اس شخص نے بیٹی سے پوچھا کہ کیسے آئی، اس نے کہا کہ اس کا خاوند ایسا ایسا ہے، میں اب اس کے گھر نہیں جاؤں گی اس نے بیٹی سے کہا کہ جس طرح آئی ہے اسی طرح واپس چلی جا، آئندہ میرے گھر میں خاوند سے ناراض ہو کر اس سے لڑائی کر کے نہ آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا، ہمارے دوست نے بتایا کہ اس بات کو پندرہ سال ہو گئے ہیں اس گھر میں ایک دن بھی لڑائی نہیں ہوئی۔

ان گھریلو جھگڑوں کے اسباب پر غور کیا جائے تو اس کی بہت سی وجوہات سامنے آئیں گی، ان میں سے سب سے بڑی وجہ تربیت کا فقدان ہے ہمارے معاشرے میں نہ تو جوانوں کو تربیت دی جاتی ہے کہ گھر کیسے بسانا ہے اس کی بیوی کے حقوق کیا ہیں اولاد کی تربیت کس طرح کرتیں ہیں آئے روز گھر میں جھگڑوں سے گھر پر ان کی زندگی پر اور اولاد پر کیا اثرات پڑتے ہیں میاں بیوی کے ایک دوسرے کے حقوق سے ناواقفیت کو بھی ان وجوہات میں شامل کیا جاسکتا ہے ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہ کرنا۔ اپنی ہی بات منوانا دوسرے کی بات کی پرواہ نہ کرنا بھی ان وجوہات میں شامل ہیں کہیں مرد کا رویہ ظالمانہ ہوتا ہے۔ عورت مظلومیت کی زندگی بسر کرتی ہے اور کہیں عورت کا رویہ ناقابل برداشت ہوتا ہے مرد بے چارگی کی تصویر بن جاتا ہے۔ اور کہیں مرد کو عورت کے خلاف اور کہیں عورت کو مرد کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔ اور یہ

www.ahnafmedia.com

کام رشتہ دار ہی کرتے ہیں۔

گھریلو جھگڑوں کا ذمہ دار عام طور پر مرد کو ٹھہرایا جاتا ہے حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو عورت بھی اس میں برابر کی ذمہ دار ہے گھریلو جھگڑے خاندان اور برادری سے نکل کر اب اخبارات اور عدالتوں میں آچکے ہیں ان کی شرح میں روز بروز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ جب سے میڈیا آزاد ہوا ہے اور جب سے این جی اوز نے خواتین کے حقوق کا بیڑا اٹھایا ہے خواتین پر تشدد کے خاتمہ کی مہم چلائی ہے تب سے گھریلو جھگڑوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے جب سے حقوق نسواں بل منظور ہوا ہے تب سے بھی ان گھریلو جھگڑوں میں اضافہ ہی ہوا ہے اب تو ان میں اس قدر شدت آچکی ہے کہ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں کہیں مرد گھریلو حالات کی وجہ سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے اور کہیں عورت ان حالات کی وجہ سے خود کو جان سے مار دیتی ہے۔

اس سلسلہ میں معاشی عوامل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے آمدنی میں اس طرح اضافہ نہیں ہوتا کاروباری حضرات بزنس کم ہونے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں مہنگائی کی وجہ سے عوام میں خریداری کا رجحان وہ نہیں رہا جو ہونا چاہیے تھا۔ سرکاری ملازمین محدود تنخواہوں اور لامحدود اخراجات کی وجہ سے ٹینشن میں رہتے ہیں کاشتکار حضرات مہنگے ڈیزل اور زرعی مداخل اور کم پیداوار کی وجہ سے ذہنی تناؤ میں رہتے ہیں ان سب عوامل کا نتیجہ گھریلو جھگڑوں کی صورت میں برآمد ہوتا ہے جوں جوں انسان ترقی کر رہا ہے اسی تناسب سے اس کی ضروریات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو کہ اخراجات بڑھ جانے کا سبب بنتا ہے۔

ہم اپنی غذاؤں پر غور کریں تو وہ بھی گھریلو جھگڑوں کی ذمہ دار ٹھہرائی جاسکتی ہیں کہ تیز مرچیں، تیز نمک، مرغن غذائیں، برگر، پیزہ، تیل میں تلی ہوئی اشیاء کھانے سے بھی مزاج میں تیزی آجاتی ہے بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات

www.ahnafmedia.com

لوگ مذہب سے نفرت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مذہب کی بات نہ کرو، مذہب سے دوری ان گھریلو جھگڑوں کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ مذہب نے ہر ایک کے حقوق و فرائض متعین کر رکھے ہیں۔

اسی مذہب میں میاں بیوی، ساس بہو، سسر داماد، بھائی بہن، اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق طے شدہ ہیں، اسی لیے تو فرمایا ہے رسول کریم ﷺ نے کہ شادی دین دار گھرانے می کیا کرو، ہم دنیا دار تلاش کرتے ہیں کہ زمین کتنی ملے گی، جہیز میں کیا کیا ملے گا، دونوں طرف سے لالچ پائی جاتی ہے۔ جہاں لالچ ہو اور خلوص نہ ہو وہاں سے گھریلو جھگڑے ہی بر آمد ہوتے ہیں ہمیں ان گھریلو جھگڑوں کے خاتمہ کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہو گا، تحمل اور برداشت کے کلچر کو عام کرنا ہو گا۔

عدالتوں میں صرف خواتین کے حق میں فیصلے دینے کے قانون کو تبدیل کرنا ہو گا، جس کے خلاف فیصلہ بنتا ہو اس کے خلاف ہی دیا جائے صرف مرد کے خلاف ہی نہ دیا جائے۔ تو اس سے بھی ان گھریلو جھگڑوں میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کو معاف کر دینے اور درگزر کرنے کی عادت اپنالیں، اپنے رویوں میں نرمی لے آئیں تو بھی گھریلو جھگڑوں میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

ان گھریلو جھگڑوں کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لیے معاشرہ کے نمائندہ طبقات کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ علماء اپنے خطابات میں اس کے شرعی اور معاشرتی اثرات سے عوام کو آگاہ کریں۔ مشائخ حضرات اپنے مریدوں کو اس سے دور رہنے کی تاکید کریں۔ پروفیسرز صاحبان اور اساتذہ اپنے شاگردوں کی اس سلسلہ میں تربیت کریں۔ صحافی اور کالم نگار بھی اپنا فرض ادا کریں۔ ہم اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کر کے اس پر عمل کر کے دوزخ زدہ گھروں کو جنت کے گہوارے بنا سکتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

بے رنگ پھول

بنت مولانا عبد المجید غفر اللہ لہ

پر فریب اصطلاحات، دلکش نعرے، پر کشش الفاظ، اور بھاری بھر کم الفاظ کا استعمال مغربی تہذیب کے علم برداروں کا بڑا قدیم حربہ ہے، ہم کسی سے کم نہیں اور مردوں کے شانہ بشانہ چل کر اوجِ ثریا کا خواب شباب کی دہلیز تک پہنچنے والی ہر بنتِ حوا کے تخیلات میں سمِ قاتل کی طرح سمو دینے کی کوششیں نہ کوئی نئی رسم ہے اور نہ کوئی نا آشنا پروپیگنڈا.... جدید کلچر کا آوازہ لگا کر شمعِ خانہ کو چراغِ انجمن بنانے کا رسوا کن تماشہ ہر روز فلک آب دیدہ ہو کر دیکھتا ہے، سر شام آفتاب ان حیا باختہ مناظر کو دیکھتے ہوئے اپنی تاب ناک کرنیں مدہم کرتے کرتے گہرے بادلوں کی اوٹ میں پناہ گزیں ہو جاتا ہے۔ لیکن انسانیت کی عزت و حرمت ہر روز نئے آئینے میں پامال سے پامال تر ہوتی جارہی ہے، جس کی سب سے بنیادی وجہ وہی مساوات کا نعرہ نے بہت سوں کو صم بکم بنا دیا ہے، اور یہ حقیقت بھی ہے کہ عورت اور مرد کی مکمل مساوات کا نظریہ موجودہ دور کی تاریخ کا سب سے بڑا مغالطہ ہے اور فطرتِ انسانی کے ساتھ انتہائی ظالمانہ مذاق ہے، تاریخِ عالم میں نہ کبھی ایسا ممکن ہو سکتا ہے اور نہ قیامت تک ہو سکے گا کیونکہ یہ قانونِ فطرت سے نا واقف محض اندھوں، بہروں اور گونگوں کی وضع کردہ ایسی اصطلاح ہے جو سراسر دھوکا اور فریب ہے جس میں عصرِ حاضر کے سادہ لوحوں کو آسانی سے مبتلا کر دیا گیا ہے۔ معاملہ اتنا پیچیدہ بھی نہیں جتنا اسے بنا دیا گیا ہے کوئی عورت کو پاؤں کی جوتی سے بھی حقیر مرتبہ دے بیٹھا ہے اور کئی نے دہشت زدہ آنکھوں ہی کے ساتھ فرنگی عورتوں کی زینت و آرائش، ان کی آزادانہ نقل و حرکت اور فرنگی معاشرے میں ان کی سرگرمیوں کو دیکھا تو فتورِ عقل نے انہیں اضطراری طور

www.ahnafmedia.com

پر مجبور کیا کہ وہ اپنے معاشرے کو بھی اسی رنگ ڈھنگ میں ڈھال لیں۔

ہوئی نہ زاغ میں پیدا کبھی بلند پروازی
خراب کر گئی شاہین فطرت کو صحبتِ زاغ

بے لگام آزادی کی باگ و ڈور صنفِ نازک کے ہاتھ میں دینے کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہونا تھا اس پر عقل ہزار ماتم بھی کرے تو کم ہے... صنفِ نازک چراغِ خانہ سے چراغِ محفل بن کر رہ گئی۔ ہر وہ منصب جہاں عزتوں اور آبروؤں کا سودا سستا ہو وہ بنتِ حوا کے لئے منتخب ہوا اور شیطاں طینت کھڑے تماشہ دیکھتے رہے، آزادی اور مساوات کے اس نعرے نے وہ منظر دکھائے جس کا احاطہء تصور بھی ممکن نہیں۔ گھر بھی اجڑے، معیشت و ملت بھی داؤ پر لگی اور آزادی کا خواب دکھانے والے اس سے بھی کمتر مقامِ آخر پر جا پہنچے جہاں سے اپنے ہوس ناک خوابوں کا نقطہ آغاز کیا تھا۔

یوں ہوا آمادہ فطرت سے بغاوت پر شباب
پڑ گئے رخسار پھیکے، جل گئی چہرے کی آب
نازکی ،عزت ، محبت مروت کچھ بھی نہیں
نام تو ہے پھول لیکن رنگ و بو کچھ بھی نہیں

جدت کے دانشوروں کو سمجھ میں آئے یا نہ آئے لیکن بات بہر حال یہی ہے کے اسلام نے جو ہمہ گیر نظامِ حیات انسانیت کو عطا کیا ہے اس کی نظیر نا ممکن ہے۔ جو عورت کو وہ حقوق دیتا ہے جس پر اقوامِ عالم کو فخر ہو سکتا ہے، اسی میں ان تمام طبقوں کے بھلائی مضمر ہے جو آزادی کے جال میں بے یار و مدد گار پنچھی کی مانند پھڑ پھڑا رہے ہیں اور سیلِ جدت کی رو میں بہہ رہے ہیں اور اسلامی نظریات سے انحراف کی صورت میں انہیں منتظر رہنا چاہیے کہ باقی ماندہ سفینہ اب ڈوبا کہ کب ڈوبا۔

www.ahnafmedia.com

حجاب! خواتین کا محافظ

مولانا محمد مبشر بدر

اللہ تعالیٰ نے عورت کو شرم وحیا کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ بلکہ یہ چیزیں اس کی فطرت اور جبلت میں شامل کر دی گئیں ہیں۔ چنانچہ وہ فطری طور پر حیادار اور عفت پسند ہوتی ہے۔ اس کی مثال ایک خوبصورت نگینے کی سی ہے جس کی طرف آنکھیں متوجہ ہوتیں اور ہاتھ چھونے کے لیے بڑھتے ہیں۔ اگر اسے چھپا کر نہ رکھا جائے تو چوروں کی نظریں اس کے تعاقب میں رہتی ہیں تاکہ موقع پا کر اس کی نزاکت پر حملہ کر دیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے پردہ کرنے کا حکم دیا، دورِ جاہلیت کی طرح گھروں سے باہر نکلنے سے منع کیا اور اجنبی مردوں سے کھردرے لہجے میں بات کرنے کا امر دیا ہے تاکہ کسی بدباطن شخص کی طبیعت میں نرم گفتگو کی وجہ سے فتور واقع نہ ہو جائے۔ پاکیزہ معاشرہ اور صاف ستھری سوسائٹی کے لیے عورتوں کو گھروں میں رکھ کر گھریلو ذمہ داریاں ان کو دی گئیں اور مردوں کو باہر کی ذمہ داریوں کا پابند کر کے مردوں اور عورتوں کو باہمی اختلاط سے روکا گیا؛ تاکہ ایک صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکے اور مسلم معاشرے کی یہ خصوصیت اب تک باقی تھی اور تقریباً پچاس سال سے غیروں کی حیاسوزی کی تحریک؛ بلکہ یلغار سے ہمارا معاشرہ بری طرح متاثر ہوا ہے اور افسوس اور حد درجہ ماتم کی چیز یہ ہے کہ اس کا مقابلہ اور فحاشی کا خاتمہ کرنے اور اس پر روک لگانے کے بجائے بعض مسلم دانشوران اس کوشش میں ہیں کہ بے حجابی کو جواز کا درجہ دے دیا جائے؛ بلکہ بعض نے تو چہرہ کے حجاب کو غیر ضروری قرار دے دیا ہے اور اس بات کا دعوی ہی نہیں؛ بلکہ دعوت دینی شروع کر دی ہے کہ چہرہ، ہتھیلیوں اور پیروں کو کھلا رکھا جائے۔

www.ahnafmedia.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: ”اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں“ (سورۃ الاحزاب، آیت 59)

اسلام نے یہ بتایا کہ عورت کا اصلی مقام اس کا گھر ہے: اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے کو دکھاتی نہ پھرو۔ (سورۃ الاحزاب:33)

اس سے ظاہر ہے کہ نمائش کے لئے بن سنور کر نکلنا درست نہیں البتہ کسی ضرورت کے لئے باہر نکلنا شرعاً جائز ہے چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے: ترجمہ: تم کو اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔

(صحیح بخاری شریف، کتاب النکاح، باب خروج النساء لحوائجھن، حدیث نمبر:4836)

لیکن اس کے لئے اصول و قوانین دے گئے ہیں کہ وہ کس طرح پردہ کا اہتمام کریں کیونکہ پردہ ان کی عفت و عصمت کا محافظ ہے اور عفت و عصمت عورت کا جوہر ہے، جس عورت کا یہ جوہر داغ دار ہو جاتا ہے وہ اخلاق کی بلندی سے اتر کر قعر مذلت میں جا پڑتی ہے اس لئے پردے کا حکم دیا گیا۔

حجاب کے درجات:

اسلام نے عورت کے اصولی طور پر گھر میں رہنے اور بوقت ضرورت باہر نکلنے ہر دو صورتوں میں پردے کے معتدل و متوازن حدود و قیود مقرر کئے ہیں۔

پہلا درجہ:

حجاب کے سلسلہ میں پہلا درجہ حجاب اشخاص کا ہے کہ عورتوں کا شخصی وجود اور ان کی نقل و حرکت مردوں کی نظروں سے مستور ہو، وہ اپنے گھروں میں رہیں اور ان کے لباس و پوشاک پر بھی اجنبی مردوں کی نظر نہ پڑے، یہ اعلیٰ درجہ کا پردہ ہے

www.ahnafmedia.com

چنانچہ اس سلسلہ میں باری تعالی کا ارشاد ہے۔: اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے کو دکھاتی نہ پھرو۔ (سورۃ الاحزاب:33)

اور ارشاد خداوندی ہے: اور جب عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ (سورۃ الاحزاب:53)

جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں، اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو! حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو نابینا ہیں، ہم کو تو وہ دیکھ نہیں سکتے، آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم بھی نابینا ہو؟ اور فرمایا: تم ان کو نہیں دیکھ سکتیں۔" (جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، مسند امام احمد)

دوسرا درجہ:

ضرورت کے وقت عورت کو جب باہر نکلنا پڑے تو حکم دیا گیا کہ وہ کسی برقع یا لمبی چادر کو سر سے پیر تک اوڑھ کر نکلے، اس طرح کہ بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو اور وہ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہو، بجنے والا کوئی زیور نہ پہنے، راستہ کے کنارے پر چلے، مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی ازواج مطہرات و بنات طیبات اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنے اوپر ایک بڑی چادر اوڑھ لیں، اس سے بآسانی ان کا شریف زادی ہونا معلوم ہو جائے گا، انہیں ستایا نہیں جائے گا۔ (سورۃ الاحزاب:59)

www.ahnafmedia.com

تیسرا درجہ:

گھر کے اندر رشتہ داروں، عزیزوں، ملازمین کے آنے جانے اور انفرادی واجتماعی طور پر کھانے پینے سے منع نہیں کیا گیا اس سلسلہ میں اصولی ہدایات دی گئیں: آپ حکم فرمادیجئے ایماندار عورتوں کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور حفاظت کیا کریں اپنی عصمتوں کی اور نہ ظاہر کیا کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا اس سے خود بخود نمایاں ہو اور ڈالے رہیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر، نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائش کو مگر اپنے شوہروں کیلیے یا اپنے باپ کے لئے یا شوہر کے باپ کے لئے یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے اپنے بھانجوں کے لئے یا اپنی ہم مذہب عورتوں پر یا اپنی باندیوں پر یا اپنے ایسے نوکروں پر جو عورت کے خواہشمند نہ ہوں یا ان بچوں پر جو عورتوں کی پوشیدہ چیزوں سے واقف نہ ہوں اور نہ زور سے ماریں اپنے پاؤں زمین پر کہ معلوم ہو جائے وہ بناؤ سنگار جس کو وہ چھپائے ہوئے ہیں اور رجوع کرو اللہ کی طرف تم سب اے ایمان والو تا کہ تم بامراد ہو جاؤ۔
(سورۃ النور:31)

جہاں تک مرد اور عورت کے تعلق کا مسئلہ ہے تو اس میں بعض ایسے رشتے آتے ہیں جو فطرۃً عورت کی عصمت وعفت کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں یہ وہ رشتے ہیں جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہے، ان کو محارم کہتے ہیں جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجہ، پوتا، نواسہ، خسر، وغیرہ اور بہت سے وہ رشتے ہیں جن سے نکاح کرنا جائز ودرست ہے ان کو غیر محارم کہا جاتا ہے جیسے چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، دیور جیٹھ وغیرہ ۔ اور یہ ایک فطری بات ہے کہ تمام رشتے آپس میں برابر نہیں ہوسکتے، بعض تو وہ ہیں جن کی طرف نظریں اٹھتی ہی نہیں اور وہ خود اس کی عفت وعصمت کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں، اور

www.ahnafmedia.com

بعض تو وہ ہیں جن کی طرف نظریں اٹھ سکتی ہیں اس لئے اسلام نے پردہ کے احکام میں بھی فرق کر دیا ہے، اس لحاظ سے اس کی دو قسمیں بنتی ہیں۔

عورت کے پردہ سے متعلق احکام قرآن مجید کی سات آیات میں بیان کئے گئے ہیں! سورۂ نور کی تین آیات اور سورۂ احزاب کی چار آیات -پردے کے بارے میں تقریباستر (70) احادیث شریفہ میں احکام بتلائے گئے ہیں -شوہر سے پردے کا تو کوئی مسئلہ نہیں وہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر قدم تک کے ہر حصۂ بدن کو دیکھ سکتا ہے تاہم آداب میں یہ بات داخل ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں - البتہ باپ دادا اور دیگر محارم سے پردے کے سلسلہ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ عورت ناف سے لیکر گھٹنے تک، پیٹ پیٹھ اور ران کو مستور رکھے۔

محارم میں سے کسی کو بھی ان اعضاء کے دیکھنے کی اجازت نہیں، ان کے علاوہ دیگر اعضاء جیسے چہرہ، سر، پنڈلی اور بازو وغیرہ تو اس کو دیکھنے میں شرعا کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

www.ahnafmedia.com

”جیو“

شیخ ولی خان المظفر، کراچی

جناب نبی کریم ﷺ کو جو اللہ رب العزت کی طرف سے عام انسانوں میں عام صفات میں اعلیٰ ڈگری دی گئی ہے، وہ ہے: ”وانك لعلى خلق عظيم“ اور آپ اخلاق کے اعلی معیار پر فائز ہیں۔ خود سرور کائنات ﷺ کا ارشاد ہے: ”تمام اہل ایمان میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔“

اخلاق کا مفہوم سیرت و کردار دونوں کو شامل ہے، آدمی کے افعال، اقوال اور اعمال اچھے ہوں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہو، بدنیت نہ ہو بلکہ نیک نیت ہو، منافق نہ ہو بلکہ اس کی زندگی ایک کھلی کتاب ہو، دوسروں کی تکریم اور احترام سے اس کا قلب و دماغ لبریز ہو، ہر کسی کو اس کا جائز مقام دینا جانتا ہو، کٹ حجتی، بے جا ضد اور جہالت سے نفرت کرتا ہو، مسلّمات کو خواہ مخواہ کیلئے نہ چھیڑتا ہو، دوسروں پر اپنی رائے دھونس، دھمکی اور شور وغل میں تھوپتا ہو، ہر معقول کی تایید اور نامعقول پر نکیر کر سکتا ہو، اور اس طرح کے دیگر وہ تمام صفات جو خیر و بھلائی کی طرف دعوت دے رہی ہوں اور شر و برائی سے روک رہی ہوں، اخلاق ہیں۔

اخلاق کا تعلق قلب سے بھی ہے، دماغ سے بھی ہے، سوچ و فکر سے بھی ہے، فطرتِ سلیمہ اور جبلت سے بھی ہے، باطن سے بھی ہے، ظاہر سے بھی ہے، بصارت سے بھی ہے، بصیرت سے بھی ہے، عمل سے بھی ہے اور نظریہ و عقیدہ سے بھی ہے۔

اچھے اخلاق قوموں کی حیات ہے، یہی ان کے سامنے لوگوں کے دل، ان کی محبت، ان کا احترام اور ہر طرح کی کامیابی کی راہوں کو اپنی طرف پھیرنے والی چیز ہے،

www.ahnafmedia.com

اخلاق کو مال اور دولت پر بھی فضیلت حاصل ہے ، قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایا:"قولِ معروف بہتر ہے ، ایسے صدقات وخیرات سے جس کے بعد اذیت ہو"، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اہل بصیرت حسن اخلاق کی مہک اور بد اخلاقی کی بدبو سونگھ سکتے ہیں، گویا حسن اخلاق کی خوشبو اور بد اخلاقی کی بدبو ہے، اگرچہ ہر کسی کی ناک میں قوت شامہ اتنی طاقتور نہیں ہوتی کہ وہ ان دونوں کیفیات کو محسوس کر سکے۔

رشتوں اور جاب کے سلسلے میں آنے والے لوگ منافقت سے حسن اخلاق کا لبادہ اوڑھ کر آتے ہیں اور بعد میں جب وہ اپنی اصلی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں ،تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تو دشمن کو گھر میں یا ادارے میں پالنا پڑ رہا ہے،اس لئے ایسے مواقع پر خوب جانچ پڑتال کی ضرورت ہے، بھیڑیا بھیڑیا ہی ہوتا ہے، اگرچہ شروع شروع میں وہ اپنی خصلت میں ظاہر نہ ہو، لیکن ایک نہ ایک دن اس نے اپنی فطرت کے مطابق خون کرنا ہی ہے اللہ بچائے۔

میڈیا میں اخلاق باختگی کا مسئلہ تو واضح تھا ہی ، مگر جنکی بصیرت نہیں ہوتی، انہیں نظر نہیں آتا تھا، اب جیو اور جنگ نے جب اخلاق کیا بد اخلاقی کی حدود بھی پار کر دیں، قومی اداروں سے لے کر صحابہ اور آل بیت رسول ﷺ کو بھی نہ بخشا، تب جا کر کچھ لوگوں کو ان کی بد تہذیبی کا اندازہ ہوا، دیگر کچھ چینل اور اخبارات بھی افسوس ہے کہ شرم وحیا اور انسانی اعلی اقدار کے دشمن نظر آتے ہیں ، کئی اینکر پرسن بے حیائی پھیلاتے ہیں ، کئی دروغ گوئی، کئی مال بٹورتے ہیں ، کئی خائن اور غدار ہیں ، ایک مقدس پیشے میں اس طرح کے بھیڑیوں نے اودھم مچار کھا ہے ، ہر طرف بد تمیزی ہی بد تمیزی ہے ، خود ساختہ مفکرین ومجددین وشیوخ الاسلام براجمان ہوتے ہیں ، کسی کا عنوان یہ تک ہوتا ہے:" آج رات فلانی کے ساتھ" ،لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

www.ahnafmedia.com

پوری دنیا میں ہماری یہ حرکتیں ہماری قوم کیلئے جگ ہنسائی کی باعث بنتی جارہی ہیں، بعض مرتبہ خیال گزرتا ہے، کہ کیا ان لوگوں کی اپنی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں نہیں ہیں، اسی طرح کیا ان فحاش عورتوں کا کوئی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں ہیں، کیوں نہ ہوں گے، لیکن حرام خوری سے آدمی کی غیرت بھی جاتی رہتی ہے، کہیں تمیز، شرافت، پختگی، وقار، حلم، عفو، رحم، کرم، عدل، انصاف، جود، سخا، ایثار، قربانی، مہمان نوازی، عدم تشدد، برداشت، شجاعت، بہادری، ایفائے عہد، وفاداری، قناعت، حسن معاملہ، صبر، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، ہمدردی، سادگی، بے تکلفی، تواضع، انکساری، حیاداری، عفت، پاک دامنی، غیرت، امانت دیانت، باضمیری جیسے الفاظ اور کردار کا نام ہی نہیں، گویا ہماری ڈکشنریاں ان سے خالی ہوگئی ہیں، ایسے میں خدا کے لئے اخلاق اور ایمانداری سے جی سکتے ہو، تو جیو، ورنہ مت "جیو"۔

www.ahnafmedia.com

شکایت لگاؤں گا!!!

حافظ سمیع اللہ طاہر

وہ رو رہی تھی اس کی آنکھوں میں شدت غم کے آنسوؤں سمندر کی روانی کی طرح بہہ رہے تھے اس چہرے سے ستاروں کی چمک ہی ماند پڑ چکی تھی۔۔۔ ٹانگوں میں غم سے جان نکل چکی تھی۔۔۔ وہ آتے ہی اپنے بیگ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے کمرمیں داخل ہوگئی۔۔۔ اس چیخوں سے کمرہ کیا گھر بھی گونج اٹھا۔ وہ اخبار کے تراشے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے پر رکھ کر رونا دھونا شروع کر دیا۔۔۔ اتنے میں "امی" چھوٹی بہن بھی کمرے میں داخل ہو گئیں۔۔۔ آخر بیٹا آج سکول سے آتے ہی اتنی چیخ و پکار خیریت تو ہے نا؟ امی نے پوچھا لیکن اس طرف سے کوئی جواب نہ مل سکا۔

پریشانی کے عالم میں امی نے دوسری مرتبہ پھر پوچھا۔ حالت غم اور آنسوں کی بارش میں اس نے مم۔۔۔ مم ۔۔۔ امی یہ۔۔۔ یہ۔۔۔۔ اخبار پڑھیں۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا اخبار امی جی کی طرف بڑھا دیا۔۔۔ امی تو الف سے ب نہیں جانتی تھی اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ امی نے پوچھا۔

مم۔۔۔ مم امی اس میں انسانی درندوں کا معصوم مسلمانوں پر ظلم و جبر کی ایک دل خراش کہانی ہے جسے پڑھ کر آج کے مسلمان کی غیرت کہاں جاڈوبی ہے۔؟

خدیجہ کے ہاتھ سے اخبار کا تراشہ جلدی سے اس کی چھوٹی بہن نے پکڑ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ تو نومبر 2013ء کا شائع ہونے والا ایک اخبار تھا اس پر ایک تصویر ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔ سمجھ سے بالاتر تھا کہ یہ "غزہ" کا کوئی منظر ہے یا قیامت کا صغریٰ کا کوئی لمحہ ہے؟ کسی ہسپتال کے ایک سٹریچر میں ایک معصوم فلسطینی بچہ خون میں لت پت تھا۔ معصوم چہرے پر پانچ گولیوں کے نشانات تھے وہ اپنی

www.ahnafmedia.com

زندگی کی آخری سانسیں پوری کر رہا تھا اس کی نگاہیں آنسوؤں بہاتی اور اس کا سر سہلاتی اپنی ماں کے چہرے پر تھی۔ زخمی ہاتھوں پر لگے خون نے ماں کے چہرے اور سکارف کو بھی سرخ کر ڈالا۔ ماں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح اپنی جان سے عزیز لخت جگر کو خود میں سمو لے۔ یقیناً وہ کبھی ماتھا چومتی ہو گی تو کبھی اپنے جگر گوشے کو سینے سے لگا کر پیار کرتی ہو گی۔

اخبار میں لکھی ہوئی (تصویر) وہ تمام مناظر دکھانے کو تو قاصر تھی مگر میں جانتی تھی کہ یہ ماں کی محبت کیسے کیسے مناظر پیش کرتی ہو گی۔۔ ماں کا جگر گوشہ وہ پیارا فلسطینی بچہ جو ابھی ایک کلی تھی کھلنے سے پہلے ہی مسلا گیا۔ وہ اتنی پیاری سی ممتا کو روتا ہوا چھوڑ کر اس ظالم دنیا کی وحشتوں سے جلد ہی آزادی حاصل کر گیا۔ ایک دن پھر اسرائیلی درندوں کے طیاروں نے ایک بار پھر "غزہ" پر بارود کی بارش برسانا شروع کر دی۔۔۔ ظالم یہودیوں نے نہ صرف حماس کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کیے بلکہ بے گناہ شہریوں اور ننھی ننھی کلیوں کو بھی مسلنا شروع کر دیا۔ یہاں ایک سوال جنم لیتا ہے کہ آخر اسرائیلی درندے فلسطینی بچوں سے اس قدر کیوں خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ معصوم بچوں کے سکولوں پر بمباری کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے؟ ایک رپورٹ کے مطابق ان یہودیوں نے اب تک سینکڑوں اسکولز پر بمباری کر کے مکمل یا جزوی طور پر تباہ کر دیے ان میں پڑھنے والے ہزاروں بچے تعلیم جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہو گئے۔ اسی قدر فلسطینی بچوں کے ہمت و حوصلوں کی کہانی بھی قدیم ہے وہ بچے بھی اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہاتھوں میں پتھر تھامے ہوئے اپنے دشمن کو للکارتے ہیں۔ کب کوئی اسرائیلی فوجی درندہ نظر آئے اور یہ ننھے مجاہدین اس پر پتھروں کی بارش کر دیں۔ ان ننھے ہاتھوں سے کئے ہوئے حملوں میں اب تک ہزاروں اسرائیلی فوجی درندے جہنم واصل ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی تمام تر قوانین

www.ahnafmedia.com

کو پاش پاش کر کے بچوں سے خوف زدہ ہو کر ان کو نشانہ بنانے سے باز نہیں آتے۔۔۔ ایک رپورٹ کے مطابق اب تک تقریباً 1800 معصوم بچے شہید ہو چکے ہیں۔ جب کہ ان حالیہ حملوں میں درجنوں بچوں کو ماؤں کے سامنے شہید کر دیا جاتا ہے۔ درندوں کی ظلم کی داستان یقیناً بہت افسوس ناک ہے لیکن ہمیں سوچنا ہو گا کہ اس صورت حال میں ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اور جسم کے ایک حصہ میں تکلیف آئے تو تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ہم کو سبق حاصل کرنا ہو گا۔ ہمیں ان معصوم فلسطینی بچوں کو درد محسوس کرنا ہو گا۔ اگر ان درد محسوس ہوتا ہے تو ہم ان کے درد کا مداوا کیسے کر سکتے ہیں؟ ان کے زخموں پر مرہم کیسے رکھ سکتے ہیں؟

یہ افسوس ناک داستان سن کو خدیجہ کی والدہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے سمندر جاری ہو گئے۔۔۔ ہمیں ایسی ظالمانہ داستان سن کر ان کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ سے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی بھلائی اور ظلم سے نجات کے لیے رو رو کر دعائیں کرنی چاہیے تاکہ اللہ ان فلسطینی ماؤں بہنوں اور بچوں کو غاصب اور ظالم اسرائیلی درندوں سے نجات دے۔ ہم ان معصوم فلسطینوں کی مدد کے لیے قدم بقدم مالی مدد لے لیے اپنی پاکٹ منی میں سے کچھ رقم ان کے فنڈ میں جمع کروائیں۔

یاد رکھیں! جب تک ہم ان کی اعانت نہیں کریں گے۔ اور دنیا بھر میں بسنے والے تمام مسلمانوں کی حفاظت و سلامتی کے لیے دعاؤں اور ممکنہ کوششوں کی سعی نہیں کریں گے۔ تب تک اخبارات پر ایسے بچوں کی تصویریں آئے دن یونہی چھپتی رہیں گی۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ تین سالہ بچہ بھی ہے جو یہ کہتے ہوئے دنیا کی بندشوں سے آزاد ہو گیا کہ "مجھے کیوں مارتے ہو میں تمہاری اللہ میاں کو شکایت لگاؤں گا۔"

www.ahnafmedia.com

عافیہ.....اپنا جرم پوچھتی ہے!

خدیجہ رشید، مٹھن کوٹ

بنتِ عالم اسلام اپنا جرم ، پوچھتی ہے
جس کی مل رہی ہے سزا وہ اثم ، پوچھتی ہے
ہو رہی ہے اپنی عزت نیلام دیار غیر میں
کیا نہیں ہے تم کو اس بات کا الم ، پوچھتی ہے

بے حس وبے ضمیر یہ سوچتے کیوں نہیں
ان پہ چل گیا ہے کیسا ظلم ، پوچھتی ہے
دکھ ہوتا نہیں کیوں انہیں میرے مظالم کا
کیا نہیں ہے کوئی میرا ارحم ، پوچھتی ہے

بھول چکے ہیں کیا تجھ کو تیرے بے رحم ہم وطن
مجھ سے میری یہ آنکھیں پرنم ، پوچھتی ہے
جن کے دل میں نہ ہو ذرا جذبۂ غیرت
ان کو کیسے کہوں اپنا ہمدم ، پوچھتی ہے

اک ناہید ہی سمجھ کہ چھڑا جاؤ مجھ کو
کیا نہیں ہے کوئی محمد بن قاسم ، پوچھتی ہے
بنتِ عالم اسلام اپنا جرم ، پوچھتی ہے
جس کی مل رہی ہے سزا وہ الم ، پوچھتی ہے

www.ahnafmedia.com

نسبت

محمد جنید حنفی، کراچی

یہ ایک چھوٹا سا لفظ اپنے اندر بہت کچھ معنی رکھتا ہے یہ لفظ جب زبان پر آتا ہے جب دل و دماغ پر نقش ہوتا ہے تو بہت سے دریچے کھل جاتے ہیں نسبت اچھی بھی ہوتی ہے اور نسبت بری بھی ہوتی ہے جس کو اچھی نسبت نصیب ہو تو وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جاتا ہے اللہ کی عطاء بھی بڑی عجیب ہے نسبت کی بات کرتے ہوئے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل یاد آئے یہ ابو جہل کے بیٹے تھے وہ ابو جہل جو اس امت کے فرعون کہلاتے ہیں بلکہ فرعون سے بھی کچھ آگے تھے ، حضرت عکرمہؓ کی نسبت جب اپنے والد کی طرف تھی، تو اسی نسبت کی بناء پر دیگر صحابہؓ کی نظر میں ان کا وہی مقام تھا جو ان کے والد کا تھا لیکن جب مسلمان ہو گئے تو صحابہؓ کو اپنی جانوں سے زیادہ محبوب بن گئے وجہ کیا تھی نسبت تبدیل ہو گئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن گئے فرشتوں کو محبوب اور اللہ رب العالمین کو بھی محبوب ہو گئے۔

ولی کامل حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر تو یہاں تک کہا کرتے تھے کہ ابو جہل اگر میرے زمانے میں پائے گئے یعنی اگر ان سے ملاقات ہو جاتی تو میں اس کی آنکھوں کو چوم لیتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ اس آنکھوں نے خاتم الانبیاء خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یہاں یہ بیان مقصود نہیں کہ ابو جہل کو اخروی منافع ملے گا بلکہ مسلمان بھائیوں کو نسبت کی اہمیت بتانا مقصود ہے ، شروع میں بتایا تھا کہ بظاہر یہ چھوٹا سا لفظ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اس تاریخ بھی بڑی عجیب ہے ایک مثال ماضی کے اوراق میں ہمیں ملتی ہے جس کا وجود آج بھی مسلمانوں کے سامنے ہے وہ ہے حجر اسود کا پتھر۔

اب پتھر کو دیکھا جائے تو پتھر کی کوئی حیثیت نہیں ہے الا یہ کہ کسی خاص

www.ahnafmedia.com

موقع پر کام آجائے جس کی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں اب حجرے اسود کو دیکھے اس کا مقام کتنا بلند ہے اس کا مرتبہ دیکھے کیسے مبارک جگہ پر نصب ہے پورا پورا سال ہر روز شدید رش میں بھی لوگ ایک دوسرے سے سبقت لیکر اس کی لپکتے ہیں اس میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جسکا غرور و کبر مشہور عام ہوتا ہے لیکن حجر اسود کے سامنے آکر اس کا رویہ کچھ اور ہو جاتا ہے یہ سب کیا ہے ؟نسبت ہی تو ہے کہ مذکورہ پتھر جنت سے آیا اور کن مبارک ہاتھوں سے یہاں نصب ہوا۔

اصحاب کہف کا واقعہ تو ہر مسلمان نے سنا ہو گا ان اصحاب کے ساتھ ایک کتا ساتھ ہو گیا تھا شرفاء کے معاشرے میں کتے کی کیا وقعت ہے ؟اور کس طرح اپنے سے دور رکھا جاتا ہے پاس رکھے تو رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے، کوئی ہاتھ لگائے تو ہاتھ دھوئے بغیر اس کو چین نہیں آئے گا۔اصحاب کہف کے کتے کی ایک نسبت تھی روز محشر اس کے ساتھ کیسا بہترین سلوک ہو گا.انسان بناکر جنت میں داخل کیا جائے گا،اس کے علاوہ میں آپ قارئین کو خنزیر اور گدھے کی مثال دوں جس کا گوشت ہے بلکہ عوام الناس اس کو گالی کے الفاظ میں استعمال کرتے ہیں اور ہمارے گاؤں کے خنزیر کا نام کو لے کے فوراً تھوکتے تھے اور تھوکے بغیر وہ اپنے منہ میں تھوک کو مکروہ سمجھتے تھے ،ان کا ذکر قرآن میں آیا ہے تو اس کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔کیوں ؟اس لئے کہ قرآن میں ذکر آیا ہے۔

یہ تو چند مثالیں تھیں ان کے تحریر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ نسبت کی اہمیت سمجھ آجائے اس لئے کہ مثالوں سے ایک انسان بہت بہتر سمجھ سکتا ہے اب کچھ مقصد کی طرف آتے ہیں. ایک انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے. پھر وہ ہو بھی مسلمان اور مزید یہ کہ وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہو تو یہ نور علی نور کا مصداق ہو گا اور پھر یہ کہ نیک صالح اور متقی بھی ہو اس کے ساتھ ساتھ وہ امت مسلمہ کا درد

www.ahnafmedia.com

رکھنے والا بھی ہو مجاہد ہو مبلغ ہو علوم شرعیہ سے بھی اللہ نے نوازہ ہو جو انبیاء کی وراثت ہے تو اس نسبت کا کیا مقام ہو گا ایسے نسبت کے مقام و مرتبہ کا علم آخرت میں معلوم ہو گا ہی لیکن دنیا میں بھی اس کا مقام کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔

نسبت ہی کے متعلق ایک عجیب و غریب واقعہ یاد آیا صحیح طرح یاد نہیں ہے لیکن پھر کوشش ہو گی کہ تحریر ہو جائے واقعہ کچھ یوں ہے کہ دیہات میں ایک آدمی رہتا تھا وہ شام مدرسہ کے طلباء کیلئے وظیفہ (کھانا) گھروں سے اکھٹا کر کے لیکر آتے تھے ایک دن کھانا لے کر آرہے تھے کہ طلباء نے اس کا مذاق اڑایا اور ازراہ مذاق اس کو بیل کہا کہ دیکھو ہمارا بیل آرہا ہے انہوں نے جب یہ سنا تو ناراض ہوا اور اگلے دن وظیفہ (کھانا) نہیں لے کر آیا طلبہ کھانے کے انتظار میں سوگئے ادھر یہ آدمی جب طلبہ کو بھوکا چھوڑ کر سو گیا تو انہوں نے رات کو خواب دیکھا. کہ قیامت قائم ہے پل صراط لگا ہے دیکھا کہ وہی طلبہ پل صراط پر سے پار ہو رہے ہیں۔ اور وہ آدمی پل صراط پار نہیں کر سکتا، حیران و پریشان کھڑا ہے کہ کوئی صورت نکل آئے، اتنے دیکھا کہ ان طلبہ میں سے ایک طالب علم اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے ہیں کہ دیکھو ہمارا بیل پیچھے رہ گیا اس کو بھی ساتھ لے کر آؤ، وہ سارے طلبہ پلٹ کر آتے ہیں اور اس کو آسانی کے ساتھ پل صراط پار کراتے ہیں، یہ آدمی جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فوراً طلبہ کے پاس جا کر معافی مانگتا ہے کہ میں آپ کا بیل ہی سہی بس صرف آپ سے نسبت رہے۔

یہ نسبت اتنی قیمتی ہے بس کوشش کریں کہ نسبت اچھی ہو تو فلاح کا ذریعہ بنے گی، نسبت انبیاء سے ہو، صحابہ ؓ سے ہو، اولیاء علماء سے ہو، مبلغین اسلام سے ہو مدارس خانقاہوں سے ہوں تو یہ فلاح دارین کا ذریعہ ہیں بہت افسوس ان لوگوں پر جو براہ راست انبیاءؑ، صحابہؓ اولیاء علماء اور مبلغین اسلام کے خلاف اپنی زبان استعمال کرتے ہیں یہ اللہ سے بغاوت کرتے ہیں اور خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق بن جاتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

بنی اسرائیل کے تین شخص

مفتی نجیب احمد قاسمی، ریاض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، ایک نابینا اور ایک گنجا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں بندوں کا امتحان لینا چاہا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اُس کوڑھی نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی جلد، کیونکہ (کوڑھی ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو (اللہ کے حکم سے) اس کی بیماری جاتی رہی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور جلد بھی اچھی ہو گئی۔ فرشتہ نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ، چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی عطا کی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال، تاکہ میرا موجودہ عیب ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھے پسند نہیں کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور اس کا عیب (اللہ کے حکم سے) جاتا رہا۔ اور اس کے بجائے عمدہ بال آگئے۔ فرشتہ نے پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے۔ فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر فرشتہ تیسرے شخص اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اندھے شخص نے کہا اللہ تعالیٰ مجھے بصارت دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا اور اللہ

www.ahnafmedia.com

تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتہ نے پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کروگے؟ اس نے کہا کہ بکریاں۔ فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ عرصہ میں اتنی برکت ہوئی کہ) کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کے گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔

دوبارہ فرشتہ اپنی اُسی شکل وصورت میں کوڑھی کے یہاں گیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد بر آوری کی توقع نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں، اس نے فرشتہ سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے گنجائش نہیں) فرشتہ نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں کوڑھ کی بے ماری نہیں تھی، جس کی وجہ سے لوگ تم سے نفرت کیا کرتے تھے، ایک فقیر کی دعا اور کوشش سے تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں۔ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو نسل در نسل چلی آرہی ہے۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔

پھر فرشتہ اپنی اُسی شکل وصورت میں گنجے کے پاس گیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی۔ اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے جواب دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔

اس کے بعد فرشتہ اپنی اُسی شکل وصورت میں اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام اسباب ووسائل ختم ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد بر آوری کی توقع نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا

www.ahnafmedia.com

واسطہ دے کر جس نے تمہیں بینائی دی، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں، اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و مفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہر گز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

(صحیح بخاری۔ باب حدیث ابرص واعمیٰ واقرع فی بنی اسرائیل)

کوڑھی اور گنجے نے جھوٹ بولا، جس سے وہ دونوں جہاں میں ناکام ہوئے۔ لیکن اندھا سچ بولنے کی وجہ سے دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہوا۔ اس لئے ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتے جو اسراف کرنے والے ہیں اور جھوٹے ہیں۔ جھوٹ کے نتائج سخت مہلک اور خطرناک ہیں، اسی لئے آپ ﷺ کی سخت وعید ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی یکساں طور پر سچ کہتا ہے اور سچائی کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کی نظر میں اس کا نام سچوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچے رہو اس لئے کہ جھوٹ گناہ اور فجور ہے اور فجور دوزخ کی راہ بتاتا ہے، اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اسی کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک اس کا شمار جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

www.ahnafmedia.com

"ماسی"

احمد داؤد

اس وطن عزیز اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں خواتین کے کیا مسائل ہیں اور کس طرح سے ہیں اور کس طرح حل ہو سکتے ہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ اس بات کو سمجھا جائے کہ ہمارا معاشرہ طبقاتی ہے۔ ہر کلاس اور طبقہ کی خواتین کے مسائل جدا جدا ہیں۔ نوکری پیشہ خواتین کے مسائل جدا ہیں۔ گھریلو خواتین کو کن مسائل کا سامنا ہے۔ تنہائی کا شکار خواتین کے مسائل کیا ہے اور ان کے بارے مرد حضرات کے کیا نظریات ہوتے ہیں اور وہ کس طرح لاشعوری اور غیر ارادی طور پر معاشرتی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ مرد حضرات کو خود بھی نہیں کہ وہ کس طرح اپنے ظلم سے مظلوم عورتوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔

ہمارے معاشرہ کے ایک طبقہ کی خواتین لوگوں کے گھروں میں جا کر معمولی معاوضہ کے عوض کام کرتی ہیں، چند گھروں میں کپڑے دھو دیتی ہیں، چند گھروں میں برتن دھو دیتی ہیں ایک دو گھروں کی صفائی کر دیتی ہیں- اس طرح کل ملا جا کر پانچ سات گھروں میں مختلف کام کر کے چند ہزار روپے ماہانہ کمانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں- ان روپوں سے وہ اپنے گھر کا خرچہ چلانے میں اپنے خاوند یا اپنے گھر والوں کیلئے خوشحالی لانے کے خواب دیکھتی ہیں۔ ان لوگوں کیلئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی گھر میں کوئی چیز ادھر ادھر ہو جائے سب سے پہلے اس گھر میں کام کرنے والی [جس کو عرف عام میں "ماسی" کہا جاتا ہے]کا نام لیا جاتا ہے۔ اگر گھر میں چوری ہو جائے تو سب سے پہلے اس گھر کے کام کرنے والی پر شک کیا جاتا ہے اور اکثر اوقات پولیس کو پیسے دے کر ان کی جان خلاصی ہوتی ہے۔

www.ahnafmedia.com

تھانے میں جاکر بغیر پیسے خرچ کئے واپس آنا ایسے ہی ہے جیسے کنویں میں اینٹ گرے اور سوکھی باہر نکل آئے، گنہگار زیادہ پیسے دے کر باہر آئے گا اور بے گناہ کم پیسے دیکر آئے گا۔ یہ بات اب کائناتی سچائی بن گئی ہے کہ پاکستان کی پولیس رشوت کے بغیر اور بلیک میلنگ کے بغیر کچھ کر سکے۔ اس اعزاز میں صف اول کے ہیرو پنجاب پولیس کو سمجھا جا سکتا ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ ان کی تنخواہیں ڈبل بھی کر چکے ہیں لیکن افاقہ نہ ہوا۔

دوسرا سب سے بڑا خطرناک مسئلہ اسلام آباد کا ہے، یہاں پر زیادہ تر لوگ اپنے گھروں سے دور' اپنی برادری سے دور اور حتی کہ رشتہ داروں سے بھی دور رہ رہے ہوتے ہیں چنانچہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ یعنی جو اسلام آباد میں رہائش رکھتے ہیں کی اکثریت حیا سے بھی دور ہو جاتی ہے۔ ان کی نظروں میں بے حیائی اور اخلاقی پستی ابھر کر سامنے آ جاتی ہے اور تمام حیوانی جذبات ابھر کر اسی طرح سامنے آتے ہیں جیسے جنگل کے گدھے اپنے صنف مخالف کو دیکھ کر جوش میں آتے ہیں۔ ان نو دولتیوں اور نو واردوں کو ہر عورت بد کردار نظر آتی ہے۔

ہر خاتون یا لڑکی کو غلط نظر سے دیکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہر عورت یا لڑکی کو وہ بے حیائی نگاہوں سے تاڑتے ہیں اور اب اسلام آباد کا یہ حال ہو گیا ہے کہ اس اسلامی ملک کے دارالخلافہ جس کا نام بھی دین کے نام پر رکھا گیا ہے اس کی کوئی گلی اور کوئی سڑک ایسی نہیں ہے جہاں کوئی صنف نازک خود کو محفوظ سمجھ سکتی ہو، اس مسئلہ میں کوئی تفریق نہیں ہے اور صنف نازک کی عمر سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ یہ تنہا صنف نازک عالم شباب میں ہو یا عالم پیری میں بے حیا نظروں سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وطن عزیز میں حیا سے عاری لوگوں کی کمی نہیں خواہ یہ چھ جوان بچیوں کے باپ ہوں اور شادی شدہ بچوں کے باپ ہوں' خواہ ان کی اپنی بیوی انتہا کی خوبصورت ہو

www.ahnafmedia.com

لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ اپنی برادری اور خاندان سے دور ہیں اس لیے ان کو دیکھنے والا کوئی نہیں، بدقسمتی سے اس بے حیائی کے رجحان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

اب ساتھ میں ان عورتوں کے خاوند بدکرداری کیلئے ڈورے بھی ڈالتے ہیں اور لالچ بھی دیتے ہیں وہ کہہ رہی تھی کہ باجی ان کی اپنی بیویاں خوبصورت بھی ہوتی ہیں اور صاف ستھری، نہادھو کر بیٹھی ہوئی خوشبو سے لدی ہوئی ہیں پھر بھی یہ بدمعاش مرد ہم غریبوں کے پیچھے کیوں پڑ جاتے ہیں۔ باجی سنا ہے ایک طبقہ اس مسئلہ میں بہت سخت ہیں اور وہ عورتوں کو سخت پردہ تو کرواتے ہیں لیکن اگر کوئی عورتوں کو تنگ کرے تو اس کو سخت سزا دیتے ہیں۔

میں اس دوشیزہ کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ عزت کتنی پیاری ہوتی ہے۔ وہ سات پردوں کے پیچھے اور اپنے آپ کو قید کروانے کیلئے تیار تھی لیکن بے حیا نظروں سے بچنا چاہتی تھی، وہ مجھ سے سوال کرتی ہے کہ کیا کیا جائے؟ میرے پاس اس کے سوالوں اور آنکھوں میں چھائے خوف کے سایوں سے نجات کا کوئی چارہ نہیں۔ اس میں کون قصوروار ہے، کیا اس کی بے پردگی قصوروار ہے، کیا اس کی مفلسی اس کا قصور ہے یا ہمارے مردوں کا اخلاق ہی ایسا ہے اور ان کی بے حیا نظروں کا قصور ہے۔ میری اس کام کرنے والی دوشیزہ کے مسئلہ کو کون سے انسانی حقوق کے محافظ حل کریں گے۔ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خواتین کے مسائل کے حل کیلئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے؟ یہ کام ارباب اختیار کا ہے لیکن ان کے مسائل اور ہیں اور کام کرنے والی خواتین کے مسائل اور ہیں۔ کلاس اور طبقہ کے فرق سے حل کرنے کی صلاحیت اور توجہ بٹ جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ مایوسی کفر ہے لیکن کیا کیا جائے کہ امید کی کوئی کرن بھی تو نظر نہیں آتی۔

www.ahnafmedia.com

ڈیڈی پلیز

زاہد خان وزیر آبادی

ایک بوڑھے کسان نے اپنے دو بیٹے شہر میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجے۔ نوجوان وہاں جا کر پڑھتے رہے، بوڑھا کسان بہت خوش تھا کہ اس کی اولاد پڑھ لکھ اس کے لیے سہارا بنے گی۔ اس کا نام روشن کرے گی۔

وقت گزرتا گیا۔۔۔ بڑھاپے کا شکنجہ کستا رہا اور کسان بہت ضعیف ہو گیا۔ کافی عرصے کے بعد جب یہ دونوں بیٹے پڑھ لکھ کر واپس لوٹے۔ ان کی وضع قطع، طور طریقے، رہن سہن کا انداز اور ان کی بود و باش اب کافی بدل چکی تھی۔ وہ اپ ٹو ڈیٹ نوجوان تھے۔

رات گئے تک اپنے دوستوں کے ساتھ میسج اور کال پیکجز پر خوش گپیوں میں مصروف رہتے۔ دیر تک جاگنے کی وجہ سے فجر کی نماز کے وقت بھی ان کی آنکھ نہ کھلتی۔ تلاوت قرآن وغیرہ کا تو انہیں احساس تک نہ تھا۔

بوڑھا کسان کچھ دن تک تو یہی سمجھتا رہا کہ چلو خیر ہے ابھی شہر سے لوٹے ہیں تھکاوٹ کی وجہ سے سستی ہو گئی ہو گی۔ سمجھدار پڑھے لکھے تعلیم یافتہ ہیں ایک دو دن میں نماز تلاوت وغیرہ کی پابندی شروع کر دیں گے۔

لیکن..... کہاں؟ وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔

ایک دن کی بات ہے کہ بوڑھا کسان کھیتوں میں مویشیوں کے لیے چارہ لینے گیا ہوا تھا۔ اور یہ دونوں صاحبزادگان ڈیرے پر پڑی ایک چارپائی پر بیٹھ کر گپ شپ

www.ahnafmedia.com

میں مصروف تھے کہ دور سے انہیں ایک بوڑھا دکھائی دیا جو اپنے سر پر گھاس کی گٹھڑی لادے بمشکل چلا آرہا تھا۔اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ جب وہ ڈیرے کے بالکل قریب پہنچا تو انہوں نے دیکھا کہ یہ تو ہمارا باپ ہے۔ اب بوڑھے کسان کے دل میں بھی یہ بات بار بار آرہی تھی کہ میرے نوجوان ابھی اٹھ کر مجھ سے یہ گٹھڑی لے لیں گے۔ لیکن نوجوان بالکل بے پرواہ ہو کر آرام سے بیٹھے رہے۔

بوڑھا کسان ڈیرے میں موجود گھاس والے کمرے میں جانے لگا تو اس کی وہ گٹھڑی دروازے میں پھنس گئی۔ وہ بے چارہ کبھی ادھر زور لگاتا اور کبھی ادھر۔

نوجوانوں سے رہا نہ گیا۔ اور وہیں بیٹھ کر ہدایات دینے لگے: ڈیڈی تھوڑا اس طرف۔ پاپا اس طرف۔ تھوڑا اور اوپر کو۔۔ ڈیڈی۔۔ پاپا۔

ڈیڈی پلیز! ذرا زیادہ زور لگاؤ۔

بوڑھے باپ نے گٹھڑی وہیں پھینکی اور قریب پڑا ایک بڑا سا ڈنڈا اٹھا کر دو دو انہیں رسید کیے اور پھر زور زور سے چیخنے چلانے لگا۔ ہائے میں برباد ہو گیا، میری خواہشیں مر گئیں۔ میرے خواب چکنا چور ہو گئے۔ لوگو! مجھ سے دو پڑھے لکھے لے لو اور ایک ان پڑھ دے دو۔ جو میرے بڑھاپے کا سہارا بن سکے۔

اصل تعلیم تو وہ ہے جس میں بڑے چھوٹے کے الگ الگ حقوق بیان کیے گئے ہیں والدین کا ادب و احترام سکھایا گیا ہے۔ ان کی عزت اور وقار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ والدین کو بھی چاہیے کہ اپنی اولاد کو جہاں دنیاوی تعلیم دلاتے ہیں وہاں پہلے دینی تعلیم ضرور دلوائیں ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہونا پڑے گا۔

www.ahnafmedia.com

بیسواں حصہ.....مدرسے میں!!!

زاہد خان وزیر آبادی

بیریوں کے بیر پک گئے
سرسوں کے بیج پک گئے
کرنے تیاری گندم کی کسان لگے گئے
خریدیں کے گندم یہ اعلان لگ گئے
بیریوں کے بیر پک گئے
سرسوں کے بیج پک گئے
عشر دو ہونے بیان لگ گئے
بہانے بنانے کچھ کسان لگ گئے
بیریوں کے بیر پک گئے
سرسوں کے بیج پک گئے
ہوئی شروع کٹائی بوڑھے جوان لگ گئے
کیا انصاری ، لوہار ، ترکھان لگ گئے
کھیتوں میں ہر سو کھیلان لگ گئے
بیریوں کے بیر پک گئے
سرسوں کے بیج پک گئے
کوئی اناج بھر کے منڈی میں لے جان لگ گئے
بیسواں حصہ مدرسے میں لے جان لگ گئے
نیکیاں لاکھوں زاہد کمان لگ گئے

www.ahnafmedia.com

ماں ماں ہوتی ہے!!!

عائشہ عابد

اس عورت کی حالت نہایت نازک تھی اسے ہسپتال میں داخل کروایا گیا..... اسے برین ٹیومر تھا..... سارے رشتے عورت کے پاس ہی موجود تھے..... اس کا بیٹا بھی وہیں موجود تھا..... کچھ ہی گھنٹوں بعد عورت نے دم توڑ دیا.....

بیٹا سارا دن روتا رہا..... حتی کہ بیمار ہو گیا..... ماں کی تدفین کے بعد گھر واپس آیا..... ماں کے کمرے میں گیا..... ماں کے سرہانے اسے ایک خط ملا..... جس میں دوائی کی گولیاں رکھی تھیں۔

خط میں لکھا تھا: "یہ گولیاں کھالو بیٹا..... تمہیں ہمیشہ رونے کے بعد بخار چڑھ جاتا ہے اور زکام ہو جاتا ہے..... تمہاری ماں....."

(ماں کو پتا تھا اس نے نہیں بچنا اور بیٹے نے خوب رونا اور بیمار پڑ جانا ہے..... جاتے جاتے بھی بیٹے کی فکر تھی) حالات بھلے کیسے بھی ہوں، ماں ہمیشہ اپنے بچوں کا خیال کرتی ہیں ان کا بھلا چاہتی ہے.....

آج کی نوجوان اولاد کو بوڑھی ماں کی باتیں ناگوار محسوس ہوتی ہیں۔ ماں کی محبت بھری زبان بھی ان کو تلخ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن شاید وہ یہ بھول رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماں کے قدموں تلے جنت بچھا رکھی ہے۔

اسلام ماں کی خدمت اور عزت و احترام پر کتنا زور دیتا ہے۔ یہ بات ہم بہت جلد بھول جاتے ہیں۔

اپنی ماں سے محبت کریں ان کا خیال رکھیں۔ جن کی ماں نہیں رہی..... وہ بھی ماں کا خیال کریں ..... یعنی ان کے لیے دعا کریں۔

www.ahnafmedia.com

مسلم بہنوں کے نام

بنتِ اللہ یار سرگودھا

مت پوچھ رفیقہ مجھ سے ابھی گھر لوٹ کے آنے کی باتیں
وہ پھول پرونے کی باتیں وہ زلف سجانے کی باتیں
ابھی کتنی رنجیدہ آنکھیں رہ سرتاجوں کی دیکھتی ہیں
مت سننا زمانے کی باتیں مت لکھنا زمانے کی باتیں
میں مظلوموں کی وادی کو آزاد کرا کر آؤں گی
مجھے بہن! دین چاہیے میں تو دین لے کر آؤں گی
کرنی ہے تو کر دشمن پہ ہمارا غلبہ پانے کی باتیں
ابھی مجھ کو مرکز پہ رہنا ہے مجھے ہنس کر ستم سہنا ہے
ہے قرض مجھ پر میرے رب کا میری بہنوں سے تجھے کہنا ہے
ہے فرض میرا نہیں سکھانا دین پر مٹ جانے کی باتیں
مت پوچھ میرے دشمنوں کو میری غمی میں مسرت منانے کی باتیں
ابھی کتنی بہنیں افسردہ دل، تنہا ہیں اور گم سم ہیں
آنگن آنگن ہے خون بچھا ، ابھی درد و الم کے موسم ہیں
کر ان کے درد کا اندازاہ اور درد بٹانے کی باتیں
اک روز پلٹ کر اللہ کی جانب ہم سب کو ہے جانا
کیا اس کے لیے دنیا میں کیا ہے جا کرا اس کو بتلاناہے
کرو توبہ خدائے برتر سے سوچ اس کو منانے کی باتیں
مت پوچھ رفیقہ مجھ سے ابھی گھر لوٹ کے آنے کی باتیں

www.ahnafmedia.com

مثالی حکمران

معظمہ کنول

رات کا پچھلا پہر تھا۔ دو آدمی اپنی نیند قربان کر کے شہر کا گشت لگا رہے تھے۔ انہیں چوک میں ایک لڑکا نظر آیا جو سرکاری لیمپ کے نیچے کھڑا سبق یاد کر رہا تھا۔ ایک نے کہا: "کیا تم دن کے وقت مدرسے میں نہیں پڑھتے کہ رات کے وقت یہاں کھڑے سبق یاد کر رہے ہو؟" اس کی بات سن کر لڑکے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، کہنے لگا: "میرے والد بادشاہ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں، میرے والد کوئی سرمایہ نہیں چھوڑ گئے۔ میری والدہ سارا دن ٹوکریاں بناتی ہیں، میں ان کو بازار میں بیچتا ہوں۔ اس لیے دن میں میرے پاس پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔ میں روزانہ صبح سویرے فجر کی نماز کے بعد محلے کے قاری صاحب سے سبق لیتا ہوں، رات کو یاد کر کے صبح انہیں سنا دیتا ہوں۔ میرا اور بادشاہ کا فیصلہ تو اللہ کی عدالت میں ہو گا۔ میں وہاں بادشاہ کا گریبان پکڑ کر عرض کروں گا، یا رب العزت! اس بادشاہ نے تیرے راستے میں شہید ہونے والے مجاہد کے گھرانے کی ذرا بھی خبر گیری نہیں کی۔ اس کے محل میں تو ہزار ہا چراغ جلتے تھے، لیکن مجھے گھر میں چراغ نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری لیمپ کی روشنی میں پڑھنا پڑتا تھا۔" ان میں سے ایک خود بادشاہ تھا۔ وہ بچے کی باتیں سن کر بہت شرمندہ ہوئے اور آگے بڑھ کر کہا: "میں ہی تمہارا بادشاہ ہوں۔ اے لڑکے مجھے معاف کر دے۔ اگر تو نے میری شکایت کر دی تو میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔" ساتھ ہی فرمان جاری کیا: "اس بچے اور اس کی والدہ کو شاہی محل میں جگہ دی جائے، اسے شہزادوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مکتب بھیجا جائے۔" دنیا اس بادشاہ کو سلطان محمود غزنوی کے نام سے جانتی ہے۔

www.ahnafmedia.com

ایشیاء کا مقبول پھل.....فالسہ

صفتین احمد، ترنڈہ محمد پناہ

براعظم ایشیاء کا مقبول پھل فالسہ اپنے ذائقے اور فرحت بخش اثرات کے باعث بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا سائنسی نام Grewia Asiatica- ہے۔ جبکہ اس کا تعلق Tiliaceae- خاندان سے ہے۔ یہ پیاس کی شدت میں کمی اور خون و دل کے امراض کو ختم کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔ فالسے کا درخت 4 سے 8 میٹر تک اونچائی والا ایک چھوٹا درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے دیکھنے میں دل کی شکل کے ہوتے ہیں جن کی لمبائی 20 سینٹی میٹر اور چوڑائی 16.25 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ ان پر موسم بہار میں چھوٹے چھوٹے پیلے رنگ کے پھول نکلتے ہیں جن کی پتیوں کی لمبائی 2 ملی میٹر ہوتی ہے۔ پھل گول ہوتا ہے جس میں 5 ملی میٹر چوڑا بیج پایا جاتا ہے۔

فالسے کا پھل بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ اس میں 81 فیصد پانی کے علاوہ پروٹین، چکنائی، ریشے اور نشاستہ پایا جاتا ہے- فالسہ ایک ایسا پھل ہے جس میں لذت کے علاوہ بیشمار طبی اور غذائی فوائد بھی پائے جاتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں فالسہ بہت بڑی قدرتی نعمت ہے۔

تحقیق کے مطابق فالسے اور اس کا شربت جگر کے امراض میں فائدہ مند ہے اور خاص طور پر یرقان کے مریضوں کے لیے یہ نہایت مفید ہے، جب کہ تندرست افراد کے لیے بھی روزانہ فالسے کا ایک گلاس ٹھنڈا شربت انہیں یرقان سے محفوظ رکھتا ہے۔ فالسے کا شربت صبح شام پینے سے نہ صرف بلڈ پریشر کم ہوتا ہے بلکہ سر درد میں بھی فائدہ مند ہے۔ شدید گرمی اور لو میں فالسے کا ایک گلاس شربت پی کر سن اسٹروک سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

فالسہ کے مزید طبی فوائد:

1: فالسہ مقوی دل ہوتا ہے۔

2: فالسہ معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔

3: یہ پیاس بجھاتا ہے۔

4: پیشاب کی جلن کو ختم کرتا ہے۔

5: یہ مُبَرِّد اور قابض ہوتا ہے۔

6: گرمی کے بخار کو فائدہ دیتا ہے۔

7: فالسہ کا پانی نکال کر اس سے شربت بنایا جاتا ہے۔

8: اختلاج القلب اور خفقان کو بے حد مفید ہوتا ہے۔

9: فالسے کا رُب بھی بنایا جاتا ہے جس کو معدہ کی قوت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

10: فالسے کی جڑ کا چھلکا سوزاک اور ذیابیطس میں استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔

11: فالسے کے پانی سے غرارے کرنے سے خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔

12: یہ صفراوی اسہال، ہچکی اور قے کو بند کرتا ہے۔

13: تپ دق میں فالسے کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔

14: معدے اور سینے کی گرمی اور جلن کو دور کرتا ہے۔

15: دل کی دھڑکن اور خاص طور پر بے چینی کو دور کرتا ہے۔

16: کھٹا اور نیم پختہ فالسہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

17: ذیابیطس کیلئے فالسے کے درخت کا چھلکا پانچ تولے اور کوزہ مصری تین تولے لے کر چھلکے کو رات پانی میں بھگو دیں اور صبح مصری ملا کر مریض کو ایسی ہی خوراک پانچ روز تک پلانا بے حد مفید ہوتا ہے۔ اس سے ذیابیطس شوگر۔ پر کنٹرول ہو جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

18: جگر کی گرمی کو دور کرنے کے لیے فالسے کو جلا کر کھار بنائیں، تین رتی صبح و شام استعمال کریں۔

19: فالسہ مصفیٰ خون بھی ہے۔

20: فالسے کا شربت بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔ آدھ سیر پختہ فالسہ، ایک سیر چینی، پہلے فالسے کو پانی میں خوب رگڑ کر چھان لیں اور چینی ملا کر قوام تیار کریں، جب قوام گاڑھا ہو جائے تو شربت تیار ہے۔ ٹھنڈا کر کے بوتلوں میں بند کر لیں۔، یہ مقوی معدہ و دل ہوتا ہے، جگر کی حرارت کو تسکین دیتا ہے، قے، دستوں اور پیاس کو فائدہ دیتا ہے۔

21: جن کا معدہ بوجھل رہتا ہو طبعیت متلاتی ہو اور کھانے کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہو ایک پاؤ فالسہ کا پانی نکال کر تین پاؤ چینی ملا کر گاڑھا شربت تیار کریں یہی شربت تین بڑے چمچے ہر کھانے کے بعد چاٹنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

22: پھوڑے پھنسیوں پر فالسے کے پتے رگڑ کر لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

23: فالسے کو دو روز سے زیادہ بغیر فرج کے نہیں رکھا جا سکتا، خراب ہو جاتا ہے۔

24: تیز بخار میں فالسہ کا جوس دینے سے مریض کی تسکین ہوتی ہے۔

25: فالسے کے بیج قابض ہوتے ہیں اور سُدّہ پیدا کرتے ہیں۔

26: اس کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ بنا کر پینا جوڑوں کے درد میں بے حد مفید ہوتا ہے۔

27: فالسے کا شربت فساد خون کو بے حد مفید ہوتا ہے۔

28: فالسے کی جڑ کی چھال دو تولے رات کو بھگو کر صبح اس کا پانی پینے سے سینے کی جلن دور ہوتی ہے۔

29: فالسے کا متواتر استعمال خون اور صفراء کی تیزی کو دفع کرتا ہے۔

30: فالسے کے پتے، بیج اور رس، ان میں کسی ایک کو پانی میں رگڑ کر پینے سے گرمی دور ہوتی ہے۔

www.ahnafmedia.com

بندر اور سیب

اہلیہ مفتی شبیر احمد حنفی

ایک سائنسدان اپنی بیٹی کے ساتھ جنگل میں ریسرچ کے لیے آیا۔ خیمہ نصب کرنے کے بعد سائنسدان تو پودوں کے سیمپل (Ssample) اکھٹے کرنے نکل کھڑا ہوا مگر وہ لڑکی اس خیمہ کی تزین و آرائش کے لیے پیچھے رہ گئی۔ اس نے پہلے زمین پر ایک پرانا قالین بچھایا۔ پھر اس قالین پر بستر لگائے۔ خیمے کی درمیانی ٹیک سے برقی لالٹین لٹکائی اور اس کے عین نیچے ایک چھوٹی سی میز اور اس پر سجاوٹی سیبوں سے بھرا ایک پیالہ رکھ دیا۔ وہ سیب دیکھنے میں بہت تازہ، خوبصورت اور بڑے لگ رہے تھے۔ تمام بندر درختوں پر بیٹھے ان مصنوعی سیبوں کو لالچ سے دیکھ رہے تھے۔ لڑکی خیمہ کے سامنے کی جگہ صاف کرنے کے لیے ذرا باہر نکلی تو ایک بندر نے تیزی سے جھپٹا مارا اور ایک مصنوعی سیب اٹھالیا اور عین اسی وقت لڑکی کی نظر بھی اس پر پڑ گئی۔ لڑکی نے فوراً بندوق اٹھا کر نشانہ لیا اور فائر داغ دیا۔ مگر تمام بندر اتنی دیر میں وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ کافی دیر تک بھاگنے کے بعد تعاقب نہ ہونے کا یقین ہونے پر تمام بندر رک گئے۔ چور بندر نے ہاتھ بلند کر کے سب کو سیب دکھایا۔ سب بندر حیرت سے اس بندر کو دیکھنے لگے اور اس کو خوش قسمت گرداننے لگے کہ اسے ایسا اچھا سیب مل گیا۔ اور کوشش کرنے لگے کہ ایک بار اس مصنوعی سیب کو ہاتھ لگا کر دیکھ سکیں۔ چور بندر نے سب کو جھڑکا اور یہ مصنوعی سیب لے کر ایک درخت کی سب سے اونچی شاخ پر جا بیٹھا اور سیب کو کھانے کے لیے اسے منہ میں لے کر دبایا۔ مگر یہ مصنوعی سیب سخت پلاسٹ کا بنا ہوا تھا جسے چبانے سے بندر کے دانتوں میں درد ہونے لگا۔ بندر نے دو تین بار اور کوشش کی مگر ہر بار اسے درد ہونے لگتا۔ وہ دن چور بندر نے اسی اونچی شاخ پر

www.ahnafmedia.com

بھوکے رہ کر گزارا۔ اگلے دن وہ نیچے اتر آیا۔ دوسرے تمام بندر اسے احترام سے دیکھنے لگے کیونکہ اس وقت بھی اس کے ہاتھ میں وہ مصنوعی سیب موجود تھا۔ دوسرے بندروں سے ملنے والا احترام دیکھ کر اس بندر نے اس سیب پر اپنی پکڑ اور مضبوط کر دی۔ اب دوسرے بندر پھلوں کی تلاش میں نکل گئے اور تیزی سے ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ لگاتے ہوئے پھل توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ چور بندر کے ایک ہاتھ میں چونکہ مصنوعی سیب تھا اس لیے وہ درختوں پر نہیں چڑھ سکا۔ مگر وہ سیب بھی ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے وہ سارا دن بھوکا پیاسا رہا اور یہی سلسلہ اگلے کچھ دنوں تک چلتا رہتا۔ دوسرے بندر اس کے ہاتھ میں مصنوعی سیب ہونے کی وجہ سے عزت کرتے مگر اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتے۔ بھوک سے بے حال وہ بندر اتنا نڈھال ہو چکا تھا کہ اس کو اپنا آخری وقت نظر آ رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اس سیب کو کھانے کی کوشش کی مگر اس بار میں نتیجہ مختلف نہ تھا۔ اس کے دانت اس مرتبہ بھی درد کر رہے تھے۔ چور بندر کو اپنی آنکھوں کے سامنے درختوں سے لٹکے ہوئے پھل نظر آ رہے تھے مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ان درختوں پر چڑھ سکتا۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو گئیں۔ جان نکلتے ہی اس کی گرفت مصنوعی سیب پر ڈھیلی ہو گئی اور وہ مصنوعی سیب اس کے ہاتھ سے نکل کر لڑھک گیا۔ شام کو باقی بندر آئے انہوں نے مرے ہوئے بندر کی لاش پر کچھ آنسو بہائے افسوس کیا اور اس کی لاش کو پتوں سے ڈھانپ دیا۔ ابھی وہ اتنا کر ہی رہے تھے کہ ایک دوسرے بندر کو وہی مصنوعی سیب ملا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو وہ سیب دکھانا شروع کر دیا۔ دنیا کی مثال بھی اس پلاسٹک کے سیب کی طرح ہے، اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ جب کہ اس کو دیکھنے والے اس سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں اور دنیا کو ہاتھ میں رکھنے کا دعوی دار بلا آخر خالی ہاتھ لاحاصل اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

نجات نامہ

ام حمزہ، سرگودھا

الخالق

جو سات روز تک متواتر سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص ہمیشہ یہ اسم الخالق پڑھتا رہے تو اللہ پاک ایک فرشتہ پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے اور اس کا چہرہ منور رہتا ہے۔

الباری المصور

اگر بانجھ عورت سات روز روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس مرتبہ الباری المصور پڑھے تو انشاء اللہ اسے اولاد نرینہ نصیب ہو گی۔

الغفار

جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اس پر مغفرت کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے اور جو شخص نماز عصر کے بعد یاغفار اغفرلی پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے لوگوں کے زمرے میں داخل کرے گا۔

القھار

جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ دنیا کی محبت اس کے دل جاتی رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

الوھاب

جو شخص فقر وفاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر وفاقہ سے انشاء اللہ اس کو حیرت انگیز طریقے پر نجات دے دیں گے اور

www.ahnafmedia.com

اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور سو مرتبہ یہ اسم پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

الرّزاق

جو شخص صبح کی نماز سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا ان شاء اللہ اس پر اللہ تعالیٰ رزق کے دروازے کھول دے گا اور مفلسی اور بیماری اس کے گھر میں ہر گز نہ آئے گی، پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر کے دائیں کونہ سے پڑھنا شروع کرے اور منہ قبلہ رخ رہے۔

الفتاح

جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے گا انشاء اللہ اس کا دل نور ایمان سے منور ہو جائے گا۔

العلیم

جو شخص یا علیم کا ورد کثرت سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ان شاء اللہ علم و معرفت کے دروازے کھول دے گا۔

القابض

جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا بھوک، پیاس، زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

الباسط

جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھر لے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو اللہ تعالیٰ غنی بنا دیں گے اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

(جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

فیورٹ گفتگو

ایک نے دوسری سے پوچھا:"سناؤ بہن!تمہارے بچوں کا کیا حال ہے ؟"
دوسری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا:"کیا سناؤں!میرے بیٹے کی شادی تو سمجھو جیسے کسی چڑیل سے ہو گئی ہے۔وہ نامراد صبح 11 بجے سے پہلے بستر سے نہیں نکلتی،پھر سارا دن نہ جانے کہاں کہاں گھوم کر میرے بیٹے کے پیسے برباد کرتی ہے اور رات کو جب میرا بچہ تھکا ہارا گھر آتا ہے تو اس کام چور نے کھانا تک نہیں بنایا ہوتا،اسی بہانے وہ اسے لے کر کسی مہنگے سے ریستوران میں ڈنر کے لئے چلی جاتی ہے اور پھر دونوں رات گئے واپس آتے ہیں۔"یہ سن کر دوسری عورت نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا "اچھا... خیر...اپنی بیٹی کی سناؤ...؟"پہلی عورت بولی:"ہائے اس کا کیا پوچھتی ہو...اس کی شادی تو سمجھو جیسے کسی فرشتے سے ہو گئی ہے۔اس کا خاوند صبح اپنے ہاتھ سے اسے ناشتہ بنا کر دیتا ہے اور تب تک وہ بیڈ پر ہی پڑی سوتی رہتی ہے۔اسے شاپنگ کے لئے اچھے خاصے پیسے بھی دیتا ہے اور پھر روز شام کو وہ دونوں کسی اچھے سے ریستوران میں ڈنر کرتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

گوشہ ظرافت

دنیا کی سب سے پتلی کتاب کا نام ہے "عورتیں کیا چاہتی ہیں"؟

اندر ایک صفحہ پر صرف ایک لفظ لکھا ہے، "ہر چیز"

☹☹☹

لیڈی ڈاکٹر ایک آدمی سے

تم میرے کلینک کے باہر کھڑے ہو کر عورتوں کو کیوں گھورتے ہو؟

آدمی

آپ ہی نے تو لکھا ہے:

نو سے ایک بجے تک عورتوں کو دیکھنے کا ٹائم۔

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

شکایت کیسے درج کرائی جائے!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہنامہ بنات اہلسنت ہر انگریزی ماہ کی 2 تاریخ تک آپ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی آپ تک پہنچنے میں تاخیر ہو جائے یا بالکل ہی نہ مل پائے تو آپ ہمیں اپنی شکایت درج کرائیں ان شاء اللہ آپ کی شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

طریقہ: نام۔۔۔رسید نمبر۔۔۔خریداری نمبر۔۔۔۔۔ایجنسی نمبر۔۔ایڈریس۔۔۔۔۔

تعداد رسالہ۔۔۔۔۔بابت ماہ۔۔۔۔۔کا رسالہ نہیں ملا۔

وضاحت:

[رسید نمبر] جب آپ نے رسالہ بک کرایا تھا اور رقم ادا کی تھی تو آپ کو دفتر کی جانب سے ایک رسید دی جاتی ہے۔ جس پر آپ کا نام اور علاقہ وغیرہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

[خریداری نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو رسالہ بھیجا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ خریداری نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

[ایجنسی نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو زیادہ تعداد میں رسالہ بھیجا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ ایجنسی نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مثلاً: محمد عبداللہ، رسید نمبر 234، خریداری 456، مکان نمبر 32، رانا اسٹریٹ، ڈاکخانہ حویلیاں، ہری پور، عدد 1، مارچ 2014۔

ہمیں خط لکھیں یا میسج کریں اور ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

خط لکھنے کے لیے: دفتر رسائل و جرائد مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا

ای میل ایڈریس: mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے: 03326311808

www.ahnafmedia.com

رقم بھیجنے کا طریقہ کار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جارہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ (ادارہ)

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [ماہنامہ بنات اہل السنت] مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیا رسالہ جاری کرانا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (جدید) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنا ہے تو بریکٹ میں (تجدید) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 140103600000900

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے:

03326311808

www.ahnafmedia.com

[بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بنئے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سبسکرپشن کیجیے]

ممبرشپ کا طریقہ

نام:.....ولدیت:.....

رابطہ نمبر:.....ای میل:.....

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):.....

بینک کا نام:.....رقم جمع کرانے کی تاریخ:.....

مکمل ایڈریس : .....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ: فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فِل اَپ کر کے سرکولیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوا دیں۔

پتہ: دفتر رسائل و جرائد (بنات اہلسنت) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتہ پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 140103600000900

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون ☎: 03326311808

www.ahnafmedia.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

- مولانا محمد علی [ناظم مرکز اہل السنت والجماعت] کے بہنوئی وفات پا گئے۔
- مولانا خالد زبیر چکوالی کے سسر انتقال فرما گئے۔
- سربراہ اہل السنۃ والجماعۃ مولانا اورنگ زیب فاروقی کی والدہ انتقال فرما گئیں
- قاضی عزیز الرحمان آف راجنپور کے چھوٹے بھائی وفات پا گئے۔
- محمد رضوان چک نمبر 24 جنوبی سرگودھا کے والد فوت ہو گئے ہیں۔
- قاری عبد الروف چک نمبر 24 جنوبی سرگودھا کی ساس صاحبہ وفات پا گئیں
- مولانا عابد جمشید [ڈائریکٹر احناف میڈیا سروس] کی خالہ اور بھتیجے رانا کامران انتقال فرما گئے ہیں۔
- مولانا محمد طیب خطیب چک نمبر 71 جنوبی سرگودھا کی ہمشیرہ وفات پا گئیں
- قاری عمر فاروق دکاندار چک نمبر 87 جنوبی کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے
- محترم بھائی نعیم اللہ گوندل کا انتقال ہو گیا ہے۔

مدیر بنات اہلسنت سرگودھا متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن، مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا کے اساتذہ کرام، اراکین اور عملہ، احناف میڈیا سروس کے تمام ذمہ داران، احناف ٹرسٹ کے ذمہ داران فوت شدگان کے لیے صدق دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر امت مرحومہ کے تمام فوت شدگان اور شہداء کے لیے ایصال ثواب کر دیں۔ کیونکہ اہل السنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق ایصال ثواب کا نظریہ بالکل درست ہے اور ہم اس کے قائل ہیں۔

نوٹ: فوتگی کی اطلاع اس نمبر پر بذریعہ SMS دیں۔03326311808

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
دارالایمان	کراچی	03342028787
مولانا محمد ارشد ندیم	احمد پور سیال	03003564987
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبد اللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبد اللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
مولانا قاضی نوید حنیف	آزاد کشمیر	03132317090
مولانا خالد زبیر	فیصل آباد، لاہور	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
ضیاء الرحمٰن	واں بھچراں	03363725900
حبیب الرحمن نقشبندی	ننکانہ صاحب	03084552004
محمد کلیم اللہ	ڈیرہ غازی خان	0331-6704041
قاضی اسرائیل گڑنگی	مانسہرہ	03023501755
طارق حسین	پشاور	03219192406
مولانا امان اللہ	سرگودھا	03067800751
مولانا محمد اختر	کبیر والا	03336228425
ذوالقرنین	ڈیرہ اسماعیل خان	03343682508

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com